﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یؤتِیہِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَكَ رَبكَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃالمبارک ۲۷ / مارچ ۱۹۹۸ء شمار ۱۳

۲۰ / ذی القعدہ ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۷ / امان ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے

۴ / مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں بعد نماز عصر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

"ملاقات سے غرض یہی ہوتی ہے کہ امرِ دین کے متعلق کچھ سوچا جاوے۔ میں بار بار کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونو مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو، وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں۔ تم بھی اتباع قرآن کا دعویٰ کرتے ہو، وہ بھی اتباع قرآن کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور سے جماعت کی تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے کیا خطوط کے ذریعہ سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلہ بیعت میں روزافزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں مگر یہ معاملہ مجھ سے ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء اسی راہ پر آئے ہیں۔ "اِنكَ لاَ تَهدِی مَن اَحبَبْتَ" (القصص : ۵۷) یہ ارشاد رسول کریم ﷺ کو ہوتا ہے۔ اب اور کون ہے جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم کر سکے۔ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔ یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادت یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں......

موت کا کوئی وقت نہیں۔ آئے دن طاعون، ہیضہ، زلازل، وبائیں، قحط اور اور طرح کے امراض انسان پر حملہ کر رہے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہوں تب بھی بعض اوقات خدا تعالیٰ کی ناگہانی گرفت اس طور سے انسان کو آدباتی ہے کہ پھر کچھ بن نہیں پڑتا۔ پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو"۔ (ملفوظات جلد پنجم، طبع جدید، صفحہ ۶۰۴، ۶۰۵)

آنحضرت ﷺ کی ہدایات کی پناہ میں آئے بغیر انسان کو آرام نہیں مل سکتا

(خطبہ جمعہ ۱۳ / مارچ ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۳ / مارچ) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الجاثیہ کی آیات ۲۱ تا ۲۳ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی انہی آیات کی تلاوت کی تھی اور انہی کے تعلق میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پیش کر رہا تھا۔ حضور نے اس مضمون کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے حضور علیہ السلام کے اقتباس کو پڑھ کر اس کی ضروری تشریح و تفسیر کو بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۷ / مارچ ۱۹۹۸ء :

آج بچوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی کلاس کا دن تھا جو آج صبح ریکارڈ کی گئی تھی۔ سب سے پہلے تلاوت و نظم پیش کی گئی۔ نظم کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ ترجمہ کی صحت پر توجہ دینی چاہئے۔ حج پر تقریر کے بعد ۷ سال تک کی عمر کے بچوں کو سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا۔ اس کے بعد ایک انگریزی نظم بعنوان Islam لڑکوں کے گروپ نے بہت دلکش انداز میں سنائی۔ حضور انور نے اسے پسند فرمایا۔ اسکے بعد ایک بچی نے حجۃ الوداع پر تقریر کی اور پھر ایک نظم پر کلاس اختتام کو پہنچی۔

اتوار، ۸ / مارچ ۱۹۹۸ء :

آج انگریزی بولنے والے زائرین کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا دن تھا۔ چند سوالات مع مختصر جواب اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں :

☆......کیا شرعی قوانین میں سیاست کو دخل دینا چاہئے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ملکی حکومت مبنی بمکمل انصاف ہونی چاہئے۔ ریاست کے ہر باشندے کے ساتھ خواہ وہ کسی بھی نسل اور مذہب سے متعلق ہو انصاف کا سلوک ہونا چاہئے۔ لیکن ہر فرد کا خدا سے رشتہ ایک الگ مسئلہ ہے اس میں سٹیٹ کو دخل دینے کا حق نہیں۔ پاکستان میں موجودہ حالات کے حوالہ سے حضور انور نے اس سوال کے تعلق میں مزید روشنی ڈالی۔

☆......ایک سائل نے Fundamentalism کے بارے میں سوال کیا۔ حضور انور نے جواباً فرمایا Fundamentalism کا مطلب یہ ہے کہ ہر مذہب کے بنیادی اصولوں پر عمل کیا جائے مثلاً Gospels کو ٹھیک طرح سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرا اعتقاد ہے کہ اگر کسی مذہب میں Rationality نہیں تو وہ مذہب درست نہیں اور اس میں خدا موجود نہیں۔ اس لئے مذہب کی تعلیمات میں Rationality ہونی چاہئے اور یہی Fundamentalism ہے۔

☆......ایک سائل نے کہا مجھے پچھلے سال یو۔ کے۔ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع ملا اور سوال و جواب کی مجلس میں Euphersnesia کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ انسان کو کسی کی جان لینے کا حق نہیں تو پھر انسان کو جانوروں کی جان لے کر انہیں بطور خوراک استعمال کرنے کا کیوں حق ہے۔ حضور انور نے اس کا مبسوط، مفصل اور مدلل جواب ارشاد فرمایا۔

☆......ایک خاتون نے کہا میرا سوال آواگون کے بارے میں ہے۔ عیسائی ہونے کی وجہ سے میں موت کے بعد زندگی پر اعتقاد رکھتی ہوں لیکن یہ آواگون کے چکر میں فلاسفی کے بارے میں کچھ جاننا چاہتی ہوں۔ حضور نے قدرے تفصیل کے ساتھ اس مسئلے پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ ہندوؤں نے ہردلعزیزی حاصل کرنے کے لئے یہ عقیدہ ایجاد کر لیا ہے۔

☆......ایک اور سوال موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں ہوا کہ مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اٹھنے کے درمیان تک انسان کے ساتھ کیا ہوگا؟ حضور نے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

☆......احمدیت میں کثرت سے لوگ داخل ہو رہے ہیں تو کیا Fundamentalism کی وجہ سے ہے ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں شعور پیدا کر دیتا ہے اور وہ Rational ہے تو پھر لوگ مقابلے پر اتر آتے ہیں۔ ہم انسان میں بیداری پیدا کر رہے ہیں اور Intellectual لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ کئی خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں کتاب پڑھی ہے جس نے ہماری فطرت کو اپیل کی ہے۔

سوموار، ۹ / مارچ ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۰۷ جو ۲۹ / اگست ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر ٹرانسمٹ کی گئی۔

منگل، ۱۰ / مارچ ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۳۴ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آغاز سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر ۸۶ سے ہوا۔ 'نظر نظرة فی النجوم فقال انی سقیم' کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض پرانے علماء کا خیال ہے کہ یہ غلط بیانی ہے۔ حضرت ابراہیم بیمار تو نہیں تھے صرف

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو جو عہد بیعت لیا اس میں ایک نہایت اہم عہد یہ تھا کہ "دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا"۔ اور دراصل اس زمانہ میں دین اسلام کے احیاء اور تمام ادیان پر اس کے کامل غلبہ کے لئے یہ نہایت اہم اور بنیادی تقاضا ہے جسے پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر فرمایا ہے۔ بظاہر اس چھوٹے سے اقرار میں ذمہ داریوں کا ایک پہاڑ ہے جو اٹھایا جاتا ہے اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اپنے تمام معاملات میں اور تمام امور دینی و دنیوی میں خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی اغراض کو فوقیت دیں گے۔ اور درحقیقت ایسے ہی لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ بشارت دی ہے کہ وہی سچے مومن ہیں اور وہی ہیں جنہیں ملائکہ کی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہی حقیقت میں خدا کا گروہ ہے اور کامیابی بھی انہی کے لئے مقدر ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جنہیں ان کے آباؤاجداد، ان کی اولادیں، ان کے عزیزواقارب، خاندان، اموال اور تجارتیں اور جائیدادیں اللہ اور رسول کے مقابل پر زیادہ عزیز ہوں اور خدا کی راہ میں جہاد پر انہیں ترجیح دیتے ہوں وہ خدا کی نظر میں فاسق کہلاتے ہیں اور ایمان سے باہر نکل جانے والے ہیں۔ پس 'دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم' رکھنے کا عہد دراصل خدا اور خدا کے رسول کو مقدم رکھنے کا اعلان واقرار ہے۔ اور لازم ہے کہ ایسا اقرار کرنے والے کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو اور خدا والا ہونے کی علامتیں اس میں ظاہر ہوں۔

اس زمانے میں جب کہ ہر طرف مادیت کے عفریت نے انسان کو اپنے شکنجہ میں لے رکھا ہے، دین اور دینی اغراض کو دنیا کے آراموں پر مقدم رکھنا غیر معمولی قربانی کا متقاضی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> "بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو"۔

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

> "ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو"۔

بیعت کا یہ اقرار ایک مقدس عہد ہے اور ہر انسان سے اس کے عہد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آیئے ہم اپنی اپنی جگہ جائزہ لیں کہ ہم کس حد تک اس عہد کو پورا کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریاں دور فرمائے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ ☆......☆......☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا نے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے حوالہ سے غصہ کے وقت صبر کرنے اور فوری اقدام سے باز رہنے اور نرمی کا طریق اختیار کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ اس سے فراست پیدا ہوتی ہے اور انسان صحیح رد عمل ظاہر کر سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے روزمرہ کے دستور کو اس زریں نصیحت کے تابع کرو۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے جھگڑے اور فساد اور عدالتی کارروائیاں اس مضمون کو نہ سمجھنے یا سمجھنے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "یہ تو وہ وصیت ہے جو ہم نے جماعت کو کر دی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جگہ خارج کرنے کا مضمون بھی غور طلب ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسمی طور پر ایسے لوگوں کو جماعت سے خارج نہیں کیا۔ پس یہ خارج ہونا معنوی ہے۔ یہ خارج کرنے کی کوئی رسمی کارروائی نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح ایک اور اقتباس پیش کیا جس میں ذکر ہے کہ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبوی کرنے سے دنیا و آخرت میں آرام ملتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ہدایات کی پناہ میں آئے بغیر انسان کو آرام نہیں مل سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایک انسان کی غلطی اس کے گھر کو بھی تباہ کر دیتی ہے۔ خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان نزول بلا سے پہلے توبہ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ محض اسم نویسی سے کوئی جماعت میں داخل نہیں ہوتا۔ جب تک اس حقیقت کو اپنے اندر پیدا نہ کرے جو جماعت کی غرض ہے۔ یہ حقیقت یہ ہے کہ آپس میں محبت کرو اور اتلاف حقوق نہ کرو۔ یہ ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں۔ جس سے پیار ہو اس کے حقوق تو تلف نہیں کئے جاتے۔ محبت کی پہچان یہ ہوگی کہ تم کسی کے حقوق تلف نہ کرو۔ اور حقوق تلف نہیں کرو گے تو اپنے حقوق دوسروں کو دینے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ڈرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زریں ارشادات کے حوالے سے احباب جماعت کو خصوصیت سے ان نصائح پر عمل کرنے اور نیک نمونہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

☾☾☾ ☾☾☾

تازہ معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰؍ فروری ۱۹۹۸ء میں "تازہ معرفت" کا مضمون سن کر، حافظ شیرازی کی زمین میں

حُسن تمام رنگ و بُو تازہ بتازہ نو بہ نو
عشق تمام آرزو تازہ بتازہ نو بہ نو

جو بھی کلیمِ وقت ہے اُس کا نصیب و بخت ہے
جلوہ طوُر ہوبہو تازہ بتازہ نو بہ نو

لہر بہ لہر رَو بہ رَو حکمت و معرفت رواں
دریا بدریا جُو بہ جُو تازہ بتازہ نو بہ نو

نکتہ دل کُشا نیا، مژدہ جانفزا نیا
لاتا ہے یارِ پاک خُو تازہ بتازہ نو بہ نو

صَوت و صدا ہے شش جہت قولِ بلیٰ کی بازگشت
جلوہ حق چہار سُو تازہ بتازہ نو بہ نو

خطبہ خطاب و درس و وعظ ہے یہ متاعِ سوز و ساز
جس سے ہے رُوح کی نمُو تازہ بتازہ نو بہ نو

اپنا نصیب از ازل اپنا نصیب تا ابد
عزّت و شرف و آبرو تازہ بتازہ نو بہ نو

قصّے کہانیاں ترے تازہ ترین نشاں مرے
دیکھو مرا ابھرا سبُو تازہ بتازہ نو بہ نو

کرتے ہیں چاکِ دل رفو ذکر و ثنائے اَللّٰہ
ذکر و ثنائے اَللّٰہ تازہ بتازہ نو بہ نو

ہجر میں وصل کا مزہ ایم ٹی اے تجھ سے پالیا
دید و شنید رُو برو تازہ بتازہ نو بہ نو

اپنی زمین و خاک سے تیرے کلام پاک سے
اُبھرے ہے تیری جُستجو تازہ بتازہ نو بہ نو

قلب چھلک چھلک گئے اشک ڈھلک ڈھلک گئے
کرتے ہیں اہلِ دل وُضو تازہ بتازہ نو بہ نو

اللہ نبیؐ کی رحمتیں فضل و کرم کی بارشیں
دیکھو برستی چار سُو تازہ بتازہ نو بہ نو

حافظ خوش مقال بین ایں غزلم بحال بین
از غزلت شُدہ نمُو تازہ بتازہ نو بہ نو

لکھتا رہے ظفر ہمیش بحر بہ بحر لے بہ لے
گائے جو کوئی خوش گلو تازہ بتازہ نو بہ نو

(ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"......اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے"۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی خریداری قبول کر کے اور اس میں اشتہار دے کر اخبار کی معاونت کیجئے۔ (مینیجر)

ذکر حبیب علیہ السلام

(مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

دوسری قسط

دوستوں سے وفاداری

محبت اور خدام نوازی

اب میں حضور علیہ السلام کی سیرت سے دوستوں سے وفاداری، محبت اور خدام نوازی کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دوستی ایک بڑا قیمتی سرمایہ ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں، غلط فہمیاں، چھوٹے موٹے اختلافات سے شکر رنجیاں پیدا ہوتی ہیں اور ہو سکتی ہیں لیکن عہد دوستی میں رخنہ یا بگاڑ کا موجب نہ بن جانی چاہئیں۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام کا اپنا فرمان ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور کتے اس کا منہ چاٹ رہے ہوں تو بلا خوف لومۃ لائم اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہئے اور دوستوں میں کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہئے"۔ (سیرت مسیح موعودؑ از عرفانی صاحب)

"سلسلہ احمدیہ" میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی کی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اس کو گرانے میں کبھی پہل نہیں کی۔ ایک صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے بچپن کے دوست اور ہم مجلس تھے مگر آپ کے دعویٰ مسیحیت پر آکر ان کو ٹھوکر لگ گئی اور انہوں نے نہ صرف دوستی کے رشتے کو توڑ دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے ہو گئے اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگانے میں سب سے پہل کی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد زندہ رہی اور گو آپ نے خدا کی خاطر ان سے قطع تعلق کر لیا اور ان فتنہ انگیزیوں کے ازالہ کے لئے ان کے اعتراضوں کے جواب میں زوردار مضامین بھی لکھے مگر ان کی دوستی کے زمانہ کو آپ کبھی نہیں بھولے اور ان کے ساتھ قطع تعلق ہو جانے کو تلخی کے ساتھ یاد رکھا۔ چنانچہ اپنے آخری زمانہ کے اشعار میں مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ؎

قَطَعتَ وَدَاداً قَدْ غَرَسنا ہ فِی الصِّبَا
وَ لَیسَ فُؤادِی فِی الوِدَادِ یُقَصِّرُ

ترجمہ: یعنی تُو نے تو اس محبت کے درخت کو کاٹ دیا جو ہم دونوں نے مل کر بچپن میں لگایا تھا مگر میرا دل محبت کے معاملے میں کوتاہی کرنے والا نہیں"۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۱۲)

نیز فرمایا:

"خدا کی قسم میں اس تعلق کے زمانہ کو بھولتا نہیں اور میرا دل سنگلاخ زمین کی طرح نہیں ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دیرینہ تعلق رکھنے والے میر عباس علی صاحب لدھیانوی تھے ان کو بھی مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی اشاعت کے وقت ابتلا آگیا۔ میر صاحب نے مخالفت کا اعلان کیا اور اس مخالفت میں حد ادب اور رعایت اخلاق سے بھی وہ نکل گئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی تحریر یا تقریر میں ان کے تعلق کے عہد کو فراموش نہ کیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

"جالندھر کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام میر صاحب کو سمجھا رہے تھے اور اس فروتنی اور انکسار کے ساتھ کہ ایک سنگدل اور خشونت طبع والا انسان بھی اگر قبول نہ کرے تو کم از کم اس کے کلام میں نرمی اور متانت آجانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب بھی اس سے خطاب کرتے تو "میر صاحب"، "جناب میر صاحب" کہہ کر مخاطب کرتے اور فرماتے کہ آپ میرے ساتھ چلیں میرے پاس کچھ عرصہ رہیں خدا تعالیٰ قادر ہے کہ آپ پر حقیقت کھول دے۔ مگر میر صاحب کی طبیعت میں باوجود صوفی ہونے کے خشونت اور تیزی آجاتی اور ادب اور اخلاق کے مقام سے الگ ہو کر حضرت سے کلام کرتے تھے مگر بایں حضرت صاحب نے اپنے طرز خطاب کو نہ بدلا۔ "آسمانی فیصلہ" کے اخیر میں میر صاحب کے متعلق ایک مبسوط تحریر موجود ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس محبت اور دلسوزی سے آپ نے خطاب کیا ہے"۔

(سیرت مسیح موعودؑ از عرفانی صاحبؓ)

میر عباس علی صاحب سے حضور علیہ السلام کے تعلق محبت و دوستی پر اس خط سے روشنی پڑتی ہے جو حضور نے میر صاحب کی ایک بیماری کے ایام میں ان کو لکھا جبکہ وہ لدھیانہ میں بیمار ہو گئے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم مکرم اخویم میر عباس علی شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ عاجز چند روز سے امرتسر گیا ہوا تھا آج بروز چہار شنبہ بعد روانہ ہو جانے ڈاک کے یعنی تیسرے پہر قادیان پہنچا اور مجھ کو ایک کارڈ میر امداد علی صاحب کا ملا جس کے دیکھنے سے بمقتضائے بشریت بہت تفکر اور تردد لاحق ہوا۔ اگرچہ میں بیمار تھا مگر اس بات کو معلوم کرنے سے کہ آپ کی بیماری غایت درجہ کی سختی پر پہنچ گئی ہے مجھ کو اپنی بیماری بھول گئی اور بہت تشویش پیدا ہو گئی۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے عمر بخشے اور آپ کو جلد تر صحت عطا فرمائے۔ اس تشویش کی جہت سے آج بذریعہ تار آپ کی صحت دریافت کی اور میں بھی ارادہ رکھتا ہوں کہ بشرطِ صحت و عافیت ۱۴ر اکتوبر تک وہیں آکر آپ کو دیکھوں اور میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔ اور اب توکلاً علی اللہ آپ کی خدمت میں یہ خط لکھا گیا۔ آپ اگر ممکن ہو تو اپنے دستخط خاص سے مجھ کو مسرور الوقت فرمائیں"۔

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلقات دوستی اپنے احباء اور متبعین کے تعلق میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

"جب کوئی دوست کچھ عرصہ کی جدائی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتا تو اسے دیکھ کر آپ کا چہرہ یوں شگفتہ ہو جاتا تھا جیسے کہ ایک بند کلی اچانک پھول کی صورت میں کھل جاوے اور دوستوں کے رخصت ہونے پر آپ کے دل کو از حد صدمہ پہنچتا تھا۔ ایک دفعہ جب آپ نے اپنے بڑے فرزند اور ہمارے بڑے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے قرآن شریف ختم کرنے پر آمین لکھی اور اس تقریب پر بعض بیرونی دوستوں کو بھی بلا کر اپنی خوشی میں شریک فرمایا تو اس وقت آپ نے اس آمین میں اپنے دوستوں کے آنے کا بھی ذکر کیا اور پھر ان کے واپس جانے کا خیال کر کے اپنے غم کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(سلسلہ احمدیہ)

قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کے زمانہ کا ایک پھل دار باغ ہے جس میں مختلف قسم کے ثمردار درخت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ جب پھل کا موسم آتا تو اپنے دوستوں اور مہمانوں کو ساتھ لے کر اس باغ میں تشریف لے جاتے اور موسم کا پھل تڑوا کر سب دوستوں کے ساتھ مل کر نہایت بے تکلفی سے نوش فرماتے۔ اس وقت یوں نظر آتا تھا کہ گویا ایک مشفق باپ کے ارد گرد اس کی معصوم اولاد گھیرا ڈالے بیٹھی ہے۔ (سلسلہ احمدیہ)

حضرت اقدسؑ کو اپنے خادموں پر بے حد اعتبار ہوا کرتا تھا۔ ملازم مرد یا عورت جو سودا لاتے ان سے کبھی بازپرس نہ فرماتے اور جو کچھ وہ خرچ کرتے اور جو کچھ واپس دیتے آنکھ بند کر کے لے لیتے کبھی گرفت یا سختی نہیں کی۔ کبھی بازپرس نہ کی۔ خدا جانے کیا قلب ہے۔ درحقیقت خدا ہی ان قلوب مطہرہ کی حقیقت کو جانتا ہے جو خاص حکمت و ارادہ سے انہیں پیدا کرتا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی اپنی عینی شہادت اس طرح پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"اتنے عرصہ دراز میں میں نے کبھی بھی نہیں سنا کہ اندر تکرار ہو رہی ہے اور کسی شخص سے لین دین کے متعلق بازپرس ہو رہی ہے۔ سبحان اللہ کیا سکون فزا دل اور پاک فطرت ہے جس میں سوء ظن کا شیطان نشیمن نہیں بنا سکا۔ اور کیا ہی قابل رشک بہشتی دل ہے جسے یہ آرام بخشا گیا ہے"۔

(سیرت مسیح موعودؑ مؤلفہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سیرت المہدی حصہ اول میں تحریر فرماتے ہیں:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب کسی سے ملتے تھے تو مسکراتے ہوئے ملتے تھے اور ساتھ ہی ملنے والے کی ساری کلفتیں دور ہو جاتی تھیں۔ ہر احمدی یہ محسوس کرتا تھا کہ آپ کی مجلس میں جا کر دل کے سارے غم ڈھل جاتے ہیں۔ بس آپ کے مسکراتے ہوئے چہرے پر نظر پڑی اور سارے جسم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے تھے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ بس مجھ سے ہی زیادہ محبت ہے۔ بعض وقت آدابِ مجلس رسول سے ناواقف حال لوگ دیر دیر تک اپنے لاتعلق قصے سناتے رہتے تھے اور حضرت صاحب خاموشی کے ساتھ بیٹھے سنتے رہتے اور کبھی کسی سے یہ نہ کہتے تھے اب بس کرو۔ نمازوں کے بعد یا بعض اوقات دوسرے موقعوں پر بھی حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے اور ارد گرد مشتاقین گھیرا ڈال کر بیٹھے جاتے تھے اور پھر مختلف قسم کی باتیں ہوتی رہتی تھیں اور گویا تعلیم و تربیت کا سبق جاری ہو جاتا تھا۔ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ محسوس کرتے تھے کہ علم و معرفت کا چشمہ پھوٹ رہا ہے جس سے ہر شخص اپنے مقدور کے موافق اپنا برتن بھر لیتا تھا۔ مجلس میں کوئی خاص ضابطہ نہ ہوتا تھا بلکہ جہاں کسی کو کوئی جگہ ملتی تھی بیٹھ جاتا تھا اور پھر کسی کو کوئی سوال ہوا تو اس نے پوچھ لیا اور حضرت صاحب نے جواب میں کوئی تقریر فرما دی یا کسی مخالف کا ذکر ہو گیا تو اس پر گفتگو ہو گئی یا حضرت صاحب نے اپنا کوئی نیا الہام سنایا تو اس کے متعلق کچھ فرما دیا یا کسی فرد یا جماعت کی تکالیف کا ذکر ہوا تو اس پر کلام کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ غرض آپ کی مجلس میں ہر قسم کی گفتگو ہو جاتی تھی۔ اور ہر آدمی جو بولنا چاہتا تھا بول لیتا تھا"۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"ایک دفعہ اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت صاحب "تبلیغ" لکھا کرتے تھے مولوی نورالدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے ایک بڑا دو ورقہ مضمون لکھا اور اس کی فصاحت و بلاغتِ خداداد پر حضرت صاحب کو ناز تھا اور وہ فارسی ترجمہ کے لئے مجھے دینا تھا مگر یاد نہ رہا اور جیب میں رکھ لیا اور باہر سیر کو چل دئے۔ مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی۔ واپسی پر کہ ہنوز راستہ میں ہی تھے۔ مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں۔ مولوی صاحب کے ہاتھ سے مضمون گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب معمولاً اندر چلے گئے میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت صاحب نے مضمون نہیں بھیجا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ حضرت صاحب کو خبر ہوئی معمول ہشاش بشاش چہرہ، تبسم ریز لب تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر تگاپو کیوں کیا گیا۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر عطا فرمائے گا"۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۶۱)

یہ روایت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی ہے۔ حضرت مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب صحابہ اور صادقین میں سے تھے۔ حضور علیہ السلام سے والہانہ عشق کا تعلق تھا اور حضور علیہ السلام بھی حضرت مولوی صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے ایک ظاہر بین خادم و مخدوم اور محبّ و محبوب میں فرق

نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب ۱۹۰۵ء میں زیادہ بیمار ہو گئے اور دو ماہ بیمار رہ کر وفات پائی۔ آپ کی بیماری بڑی دکھ دہ تھی۔ بعض دفعہ شدت تکلیف میں نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو میں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔ بعض اوقات فرماتے اور ساتھ زار زار روپڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت صاحب کا چہرہ نہیں دیکھا۔ ایک دن اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ جاکر حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر اپنی زیارت کرا جائیں۔ انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی حضرت صاحب نے جواباً فرمایا کہ کیا کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میرا دل مولوی صاحب کو ملنے کو نہیں چاہتا؟ اصل بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ام المومنینؓ اس وقت پاس ہی تشریف رکھتی تھیں انہوں نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔ حضورؑ نے فرمایا اچھا میں جاتا ہوں لیکن ان کی تکلیف دیکھنے سے میں بیمار پڑ جاؤں۔ یہ کہہ کر حضور اس طرف روانہ ہوئے تو مولوی صاحب کی اہلیہ نے آگے جاکر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو اطلاع دی کہ حضور تشریف لا رہے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے اپنی اہلیہ کو ملامت کی کہ کیوں حضرت صاحب کو تم نے تکلیف دی۔ کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے۔ میں نے تو اپنے دل کا دُکھڑا رویا تھا تم فوراً جاکر عرض کرو کہ حضور تکلیف نہ فرمائیں۔ بسا اوقات مسجد میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے مگر میں ان کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مولوی صاحب کی وفات کا ایسا صدمہ ہوا جیسے ایک محبت کرنے والے باپ کو ایک لائق بیٹے کی وفات کا ہوا کرتا ہے مگر آپ کی محبت کا اصل مرکزی نقطہ خدا کا وجود تھا اسلئے آپ نے کامل صبر کا نمونہ دکھایا۔ اور جب بعض لوگوں نے زیادہ صدمہ کا اظہار کیا اور اس بات کے متعلق فکر ظاہر کیا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی ذات کے ساتھ بہت کام وابستہ تھے اب ان کے متعلق کیا ہوگا تو آپ نے ایسے خیالات پر توبیخ فرمائی اور فرمایا کہ :

"مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر حد سے زیادہ افسوس کرنا اور اس کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ اس کے بغیر اب فلاں حرج ہوگا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے۔ کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اگر ایک کو بلا لیتا ہے تو دوسرا اس کے قائم مقام کر دیتا ہے۔ وہ قادر اور بے نیاز ہے"۔ (سلسلة احمدیه)

شرک کی باریک سے باریک راہوں سے بھی اجتناب کا حکم مسلمانوں کو دیا گیا ہے جیسے بت پرستی شرک ہے اسی طرح انسان پرستی بھی شرک میں داخل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس ارشاد میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ سبق بھلانے والا نہیں۔

مہمان نوازی

اب میں حضورؑ کے اخلاق فاضلہ میں سے مہمان نوازی کے خُلق پر کچھ عرض کروں گا۔

آپؑ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ جہاں کوئی دوست آیا اور آپ کا چہرہ خوشی سے پھول کی طرح کھل گیا۔ مہمان کو اچھی جگہ بٹھاتے اس کے متعلقین کی خیریت دریافت فرماتے اور جو کچھ وہ عرض کرتا بڑی توجہ سے سنتے۔ جو خدام مہمان نوازی کے کام پر متعین تھے ان کو بار بار تاکید فرماتے کہ مہمانوں کی خاطر تواضع میں کوئی کسر نہ رہ جائے۔ پھر خود بھی ذاتی توجہ ہر مہمان کے آرام اور اس کی ضروریات کے متعلق فرماتے۔ اگر کسی دوست نے کچھ عرصہ قیام کرنا ہوتا تو اس سے دریافت فرماتے کہ گھر میں وہ کیا کیا کھانے کھاتے تھے تا ان کی عادت کے مطابق خوراک کا انتظام فرما سکیں۔ مدتوں حضور علیہ السلام دوستوں کے ساتھ مل کر باہر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل یہ ساتھ کھانا کھانے کی غرض کم اور خدمت کی غرض زیادہ رکھتا تھا۔ کھانے کے دوران اٹھ اٹھ کر گرم چپاتی اندر سے لے کر آتے۔ کسی دوست کی خواہش کے اظہار پر اچار مربہ اندر سے لے آتے۔ حضور بہت کم خور تھے زیادہ وقت دوستوں کو کھلانے ہی میں گزر تا تھا۔ ایک دوست حافظ عظیم بخش صاحب پٹیالوی آنکھوں سے نابینا تھے وہ ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت اقدس مجھے اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر دیتے اور میں کھاتا"۔

قاضی محمد یوسف صاحب جو عرصہ دراز تک صوبہ سرحد کے امیر رہے ہیں اور سلسلہ کے ایک مخلص خادم تھے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحب پسر مولوی غلام حسین خان صاحب پشاوری مسجد مبارک میں کھانا کھا رہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی۔ چونکہ مجھے مکھی سے طبعاً نفرت ہے میں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر حضرت کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ اتفاقاً ایسا ہوا کہ اسی وقت حضرت اقدس اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ حضرت کے پاس سے گزری تو اس نے حضرت سے ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت نے فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالہ کر دیا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن میں ہی چھوڑ دیا۔ وہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی اور کہا کہ لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا ہے۔ اس روایت کے لکھتے وقت ایک امر نے خاص طور پر مجھے متوجہ کیا وہ یہ کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ اپنے اخلاص فدائیت جذبہ خدمت محبت اور وفا کے باوجود حضور علیہ السلام سے ایسے بے تکلف تھے جیسے گہرے دوست۔ حضور علیہ السلام کی ذات ان کے لئے ایک ہوّانہ تھی کہ خوف میں دبے جاتے ہوں۔ حضور کی مجالس میں بھی اور حضور کا ذکر کرتے ہوئے بھی صرف "حضرت" کے لفظ کا استعمال عدم احترام نہیں بلکہ قرب اور پیار اور جانثاری پر دلالت کرتا ہے۔ آپ میں اور آپ کے صحابہ میں کسی قسم کی کوئی غیریت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرسلین اور مامورین کی یہی شان ان میں وہ مقناطیسی قوت پیدا کرتی تھی جو سننے سے نہیں دیکھنے سے ہی سمجھ آسکتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بڑی رات گئے ایک مہمان آگیا۔ کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سو رہے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا ذرا ٹھہریئے میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے۔ مہمان نے خیال کیا کہ شاید حضرت بھول گئے۔ اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو دیکھا کہ ایک صاحب چارپائی بن رہے ہیں اور حضرت خود مٹی کا دیا اٹھائے اس کے پاس کھڑے ہیں۔ چارپائی بُنی گئی اور مہمان کو دی گئی۔ ادھر مہمان صاحب عرق ندامت میں غرق ہو رہے تھے کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت کو اس قدر تکلیف دی۔ ادھر حضرت اقدس عذر فرما رہے تھے کہ چارپائی لانے میں دیر ہو گئی"۔

حضور علیہ السلام کی زندگی کے آخری ایام کی بات ہے کہ حضورؑ کے ایک صحابی بابو شاہ دین صاحب بہت بیمار ہو گئے۔ انہی دنوں حضور کو لاہور کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ یہ حضور علیہ السلام کا آخری سفر تھا۔ وفات سے تیرہ روز قبل حضور علیہ السلام نے حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو ایک خط لکھا (جو ان دنوں قادیان میں تھے) جس میں بابو صاحب کی تیمارداری کی طرف خاص توجہ دلائی گئی تھی۔ حضور نے تحریر فرمایا:

"بابو شاہ دین صاحب کی خبر گیری سے آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ ان کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا وہ آپ کو ملا۔ امید ہے آپ ہر روز خبر لیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں گے اور میں بھی دعا کرتا ہوں"۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے اپنا ایک واقعہ یوں بیان فرمایا ہے کہ :

"دو چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔ حضرت ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا آپ کیوں اٹھے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سوئے رہوں۔ مسکرا کر فرمایا میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے"۔

(سیرت مسیح موعودؑ مؤلفه عرفانی صاحبؓ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بیان کیا کہ :

"ایک دن دوپہر کے وقت ہم مسجد مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے مسجد مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ایک ہاتھ میں طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے وہ حضور نے مجھے دی اور حضور خود واپس اندر تشریف لے گئے اور ہم نے بہت خوشی سے اسے کھایا۔ اس شفقت اور محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے۔ اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے"۔

(سیرت المهدی حصه چهارم ،غیر مطبوعه)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ صفت آپ میں اتنی نمایاں تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ ہر وقت مہمانوں کی آمد کے لئے چشم براہ رہتے ہیں اور جب بھی کوئی مہمان آتا تھا خواہ وہ غریب ہو یا امیر آپ کی دل کی کلی شگفتہ ہو کر پھول کی طرح کھل جاتی تھی اور آپ اس کے آنے پر ہر رنگ میں دلی خوشی کا اظہار کرنے اور ہر ممکن طریق سے آنے والے مہمان کو آرام پہنچانے کی فکر میں لگ جاتے تھے۔

شروع شروع میں آپ اکثر اوقات اپنے مکان کے مردانہ حصے میں مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے اور یہ مجلس یوں نظر آتی تھی کہ جیسے ایک شفیق اور بے تکلف باپ اپنے بچوں کے درمیان بیٹھا ہے اور ایسے موقع پر علمی اور دینی مذاکرے کے علاوہ عام قسم کی باتیں بھی ہوتی رہتی تھیں۔ آپ اپنے دوستوں کی باتیں سنتے تھے اور انہیں اپنی باتیں سناتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ کوئی مہمان بھوکا نہ رہے اور دستر خوان کی ہر چیز ہر شخص کے سامنے پہنچ جائے اور چونکہ آپ بہت کم کھاتے تھے اس لئے بسا اوقات آپ شکم سیر ہونے کے بعد بھی روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرے توڑ کر وقفہ وقفہ سے منہ میں ڈالتے رہتے تھے تاکہ کوئی مہمان آپ کو فارغ دیکھ کر شرم کی وجہ سے کھانے سے ہاتھ نہ کھینچ لے۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم مرحومؓ نے دستر خوان پر نظر دوڑا کر اچار کا نام لیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوراً کھانا چھوڑ کر اٹھے اور اندرون خانہ جاکر اچار لے آئے اور حضرت مولوی صاحب کے سامنے رکھ دیا۔

آپ کا یہ بھی طریق تھا کہ شہتوت وغیرہ کے موسم میں مہمانوں کو ساتھ لے کر اپنے باغ میں تشریف لے جاتے اور شہتوت اتروا کر مہمانوں کے سامنے رکھوا دیتے۔ اور پھر مہمانوں کے ساتھ مل کر خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔ اور ساتھ ساتھ ہر قسم کی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ ایسے موقعوں پر بے تکلفی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ بسا اوقات آپ نیچی چارپائی پر بیٹھے ہوتے تھے اور مہمان اونچی چارپائی پر جگہ پاتے تھے یا آپ پائنتی کی طرف بیٹھے ہوتے تھے اور مہمان سرہانے کی طرف ہوتے تھے۔ یا آپ ننگی چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور مہمانوں کے نیچے کھیس یا چادر والی چارپائی ہوتی تھی۔ حتی کہ بعض اوقات ایک اجنبی شخص کے لئے یہ جاننا مشکل ہو جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود کون ہیں اور کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ لیکن اس بے تکلفی کے باوجود آپ کے عقیدت مندوں کے دل میں آپ کی اتنی محبت تھی کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ وہ پروانوں کی طرح آپ کے گرد گھومتے تھے۔ کیونکہ آپ کا تعلق اپنے مریدوں کے ساتھ افسر ماتحت کا نہیں تھا بلکہ باپ بیٹے کا تھا۔

بعض اوقات جب آپ کی طبیعت اچھی ہوتی تھی اور کوئی مہمان قادیان کے قیام کے بعد اپنے وطن کو واپس جانے لگتا تھا تو آپ اسے رخصت کرنے کے لئے ایک ایک دو دو میل تک اس کے ساتھ جاتے تھے اور پھر بڑی محبت اور دعا کے ساتھ رخصت کرتے تھے اور مہمانوں کی واپسی کے وقت آپ کے دل کو ایسا صدمہ ہوتا تھا کہ گویا ایک نہایت ہی پیارا عزیز جدا ہو رہا ہے اور آپ بسا اوقات واپس جانے والے مہمان کو تاکید فرماتے تھے کہ پھر آؤ اور بار بار آؤ۔

جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید جو علاقہ خوست کے چوٹی کے عالم اور رئیس خاندان سے تھے قادیان کے قیام کے بعد افغانستان واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو رخصت کرنے کے لئے قریباً دو میل تک ان کے ساتھ بٹالہ کی سڑک پر پیدل تشریف لے گئے۔ جب عین جدائی کا وقت آیا تو صاحبزادہ صاحب فرطِ غم کی وجہ سے بیتاب ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں گر گئے اور زار زار روتے ہوئے عرض کیا :

"حضرت میں محسوس کرتا ہوں کہ میری موت قریب ہے اور مجھے حضور کا مبارک چہرہ پھر دیکھنا نصیب نہیں ہوگا"۔

اور یہی ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے کابل پہنچنے پر اس عاشق مسیح کو زمین میں کمر تک گاڑ کر ہزاروں پتھروں کی بے پناہ بارش سے شہید کر دیا گیا"۔

(ماہنامه انصارالله، دسمبر ۱۹۶۰ء صفحه ۲۱،۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی جمالی صفات اور آپ کے بے مثال حسن و احسان کا ہی یہ ثمرہ تھا کہ آپ کے حلقہ بگوش اپنا تن من دھن آپؑ پر قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ گو یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ فرق کرنا بھی بڑا مشکل تھا کہ پروانے شمع پر نثار ہو رہے ہیں یا شمع پروانوں پر۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

جب دشمن آپ کی بات نہیں مانے گا تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نہ ماننے کا غم محسوس کریں اور وہ غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل ہو جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶/ فروری ۱۹۹۸ء بمطابق ۶/ تبلیغ ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قَالَ اَنْظِرنِی اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ ۔ قَالَ اِنَّكَ مِنَ المُنْظَرِینَ. قَالَ فَبِمَا اَغْوَیتَنِی لَاَقعُدَنَّ لَهُم صِراطَكَ المُستَقِیمَ. ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُم مِن بَینِ اَیدِیهِم وَ مِن خَلفِهِم وَ عَن اَیمَانِهِم وَ عَن شَمَائِلِهِم. وَ لاَ تَجِدُ اَكثَرَهُم شٰكِرِینَ .قَالَ اخرُجْ مِنهَا مَذءُ وْمًا مَدحُوراً. لَمَن تَبِعَكَ مِنهُم لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُم اَجمَعِینَ .وَیٰاٰدَمُ اسكُنْ اَنتَ وَ زَوجُكَ الجَنَّةَ فَكُلاَ مِن حَیثُ شِئتُمَا وَ لاَتَقرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِینَ .فَوَسوَسَ لَهُمَا الشَّیطٰنُ لِیُبدِیَ لَهُمَا مَا وُرِیَ عَنهُمَا مِن سَواٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَن هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّا اَنْ تَكُونَا مَلَكَینِ اَوْ تَكُونَا مِنَ الخٰلِدِینَ. وَ قَاسَمَهُمَا اِنِّی لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِینَ. فَدَلّٰهُمَا بِغُرُور فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَواٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیهِمَا مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ. وَ نَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَم اَنْهَكُمَا عَن تِلكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَكُمَا اَنَّ الشَّیطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِینٌ. قَالاَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا وَ اِنْ لَم تَغْفِرلَنَا وَ تَرحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الخٰسِرِینَ﴾۔

(الاعراف: ۱۵تا۲۴)

یہ سورۃ الاعراف کی آیات پندرہ تا چوبیس ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اس مضمون پر میں پہلے بھی روشنی ڈال چکا ہوں جو ان آیات کریمہ میں بیان ہوا ہے۔ آج ایک خاص ارادے کے ساتھ دوبارہ ان کی تلاوت کی ہے اور ان میں سے بعض باتیں ہیں جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں ورنہ تمام آیات جن کی تلاوت کی گئی ہے اگر ان کی تفصیل شروع ہو گئی تو یہ مضمون بیچ میں رہ جائے گا اور اگلے خطبے میں بھی اس کا ختم ہونا مشکل ہے۔

شیطان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو پہلا مکالمہ ہوا ہے اور شیطان نے کیوں خدا تعالیٰ کو چیلنج دیا کہ میں اب تیرے بندوں سے کچھ کرنے والا ہوں یہ سارا تذکرہ ان آیات کریمہ میں کیا گیا ہے۔ جب شیطان کو خدا نے دھتکار دیا تو اس نے کہا اَنْظِرنِی اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ کہ مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن یہ لوگ اٹھائے جائیں گے یعنی آخری دن تک اس دنیا میں جو انسان بسر کرے گا اس وقت تک اس نے اپنے لئے مہلت مانگی۔ قَالَ فَبِمَا اَغْوَیتَنِی لَاَقعُدَنَّ لَهُم صِراطَكَ المُستَقِیمَ اور یہ کہا کہ چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے اس لئے میں صراط مستقیم پر تیرے بندوں کے لئے بیٹھوں گا اور دیکھوں گا کہ تیرے بندے کس قسم کے ہیں۔ اگر میں گمراہ ہوں تو جن کو تُو اپنا بندہ کہتا ہے ان کو میں بہکا کے بتاؤں گا کہ دیکھ تیری پیداوار، تیرے بندے مجھ سے اعلیٰ نہیں ہیں۔ اور چونکہ اپنے بندے کو خدا تعالیٰ نے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا یہ شیطان کا اس کے مقابل پہ ایک استدلال تھا کہ مجھے تو تُو نے گمراہ قرار دے دیا پر جس کے لئے مجھے سجدے کا کہہ رہا ہے اس کا جو میں حال کروں گا پھر پوچھوں گا کہ گمراہ کون ہوتا ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ مجھے صراط مستقیم پر بیٹھنے دے اور یہ اہم نکتہ ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ کہہ کر ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ بر آ نہیں ہو جاتے، وہاں سے ہمارا امتحان شروع ہوتا ہے۔ اور شیطان بیٹھا ہی صراط مستقیم پر ہے۔ اگر کوئی انسان ٹیڑھی راہوں پر چل رہا ہو تو وہ تو پہلے ہی ٹیڑھا چل رہا ہے، شیطان کو ضرورت کیا ہے کہ ٹیڑھی راہوں سے بہکائے۔ **پس صراط مستقیم پر چلنے کے جو تقاضے ہیں ان کو ہمیں پیش نظر رکھنا ہے اگر نہیں رکھیں گے تو جس راہ سے انعام ملتے ہیں اسی راہ پہ مغضوب ہو کر مارے جائیں گے یا اس راہ سے بہکائے جائیں گے اور اس راہ سے ہٹ جائیں گے۔** اور شیطان صراط مستقیم پر ہر بھیس میں آتا ہے ہر پہلو سے حملہ آور ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُم مِن بَینِ اَیدِیهِم پھر میں ان کے پاس ضرور آؤں گا ان کے سامنے سے وَ مِن خَلفِهِم اور ان کے پیچھے سے بھی وَ عَن اَیمَانِهِم اور ان کی دائیں طرف سے بھی وَ عَن شَمَائِلِهِم اور ان کے بائیں طرف سے بھی وَ لاَ تَجِدُ اَكثَرَهُم شٰكِرِینَ اور تو دیکھے گا کہ اکثر تیرے بندے شکر گزار نہیں ہیں۔ اب کوئی طرف نہیں چھوڑی شیطان نے، سامنے سے بھی آئے گا، پیچھے سے بھی آئے گا، دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی۔ دائیں اور بائیں میں ایک مفہوم مذہب یا دنیا بھی ہو سکتے ہیں۔ دائیں طرف سے وہ مذہب کے رستے بھی حملہ آور ہو گا اور دنیا کی حرص دلا کر اس طرف سے بھی حملہ آور ہو گا۔ تو یہ وہ صراط مستقیم کا رستہ ہے جسے ہم نے اختیار کیا ہے اور جو بلاؤں سے بھرا پڑا ہے اور جب تک کامیابی سے اس راہ سے گزر نہ جائیں الیٰ یَومِ یُبعَثُون جب تک انسان کی بعثت اخروی ہو جائے اس وقت تک ہم خطرے سے پاک نہیں ہیں۔ یہ تنبیہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ پہلی کہانی ہے مذہب کی اور یہی تمہاری کہانی ہے اسی سے تم آزمائے جاؤ گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُم اَجمَعِینَ اور جس نے بھی تیری پیروی کی ان سب کو میں جہنم سے بھر دوں گا۔ پھر آگے سلسلہ شروع ہو جاتا ہے آدم کا، پھر کیسے شیطان نے ان کو دھوکہ دینے کی کوشش کی اور ایک حد تک دھوکہ دے دیا۔ پھر آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ نَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَم اَنْهَكُمَا عَن تِلكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَكُمَا اِنَّ الشَّیطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِینٌ کہ تم دونوں کو میں نے یہ متنبہ نہیں کر دیا تھا کہ یہ شیطان جس نے تمہیں بہکایا ہے یہ تمہارا کھلا دشمن ہے یہ تنبیہ اس رستے پر چلنے سے پہلے کی گئی تھی اور **سب سے پہلی تنبیہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے نازل ہوئی ہے یہی تنبیہ تھی کہ اب تمہیں ہم سیدھے راستے پر چلائیں گے لیکن اس رستے کے خطرات سے پہلے متنبہ کر رہے ہیں اور ہم تمہیں کھلم کھلا بتا رہے ہیں کہ یہ شیطان تمہارا دشمن ہے، کھلا کھلا دشمن ہے اس سے دھوکہ نہ کھا جانا۔** یہ وہی مضمون ہے جو بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس نئے دور میں بیان فرمایا یعنی وہ دور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔

یہ سورۃ فاطر کی آیات چھ تا آٹھ ہیں ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الحَیٰوةُ الدُّنیَا وَ لاَ یَغُرَّنَّكُم بِاللّٰهِ الغَرُور﴾ اے بنی نوع انسان اللہ کا وعدہ سچا ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں فَلاَ تَغُرَّنَّكُم تمہیں ہر گز دھوکہ نہ دے الحَیٰوةُ الدُّنیَا دنیا کی زندگی۔ دنیا کی زندگی تمہیں کیسے دھوکہ دے گی وَ لاَ یَغُرَّنَّكُم بِاللّٰهِ الغَرُور اور بہت بڑا فریبی الغرور تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ اِنَّ الشَّیطٰنَ لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا شیطان تمہارا دشمن ہے اسے بحیثیت دشمن کے پکڑو، دوست نہ بنا بیٹھنا اِنَّمَا یَدْعُو حِزبَهٗ وہ تو اپنے پیچھے چلنے والوں کو پکارتا ہے یعنی جو اس کا گروہ ہیں لِیَكُونُوا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیر تاکہ وہ جہنم کا ایندھن بن جائیں۔

اب یہ کھلی کھلی وارننگ، یہ تنبیہ، اتنی وضاحت کے ساتھ اور اس تسلسل اور ربط کے ساتھ دنیا کی کسی اور کتاب میں آپ کو نہیں ملے گی۔ پہلے بتا دیا ہے دھوکہ دینے والا ہے، دھوکہ دینے والا بھی ایسا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکہ دینے والا نہیں ہے اور دھوکہ دینے والا تمہارا دشمن ہے اس سے تم خیر کی کیا توقع رکھتے ہو۔ اور اس کی چال یہ ہے کہ دنیا کی زندگی تمہیں اچھی دکھائی دے گی اور اس چال میں جب تم پھنس گئے تو جس

کو اچھا سمجھتے تھے وہی برا ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ تم انتہائی مکروہ انجام کو پہنچو گے۔ جن خوبصورت چیزوں کی تم نے پیروی کرنے کی کوشش کی، جن سے دل لبھانے کی کوشش کی وہ لازماً تمہیں چھوڑ دیں گی، لازماً ان کے تتبع سے تمہیں کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا سوائے دھوکے اور فریب کے، سوائے اس کے کہ تم حسرت کے ساتھ جان دو اور دوبارہ واپس اس دنیا میں لوٹنے کی کوشش کرو کہ کاش ہم اس رستے پر، صحیح طریق پر اپنی حفاظت کرتے ہوئے چلتے اور شیطان کے دھوکے میں نہ آتے۔ یہ حق ہے۔

جب اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے یہ میرا وعدہ حق ہے، یہ حق ہے ایسا ہی ہوگا جو چاہو کرتے پھرو تم اس انجام سے بچ نہیں سکتے کہ شیطان جس کو تم نے دوست بنالیا جس کی باتیں مان لیں وہ دھوکہ باز ہے اور دھوکے باز ایسا جو تمہارا دشمن، تمہارے حق میں دھوکہ نہیں کرے گا ہمیشہ تمہارے خلاف دھوکہ کرے گا۔ یہ زندگی کا خلاصہ ہے اور اس خلاصے کو ہم ہمیشہ بھول جاتے ہیں۔ یہ ہمارا پہلا سبق ہے جو جب سے زندگی بنی اور مکمل ہوئی اور جب سے مذہب کا آغاز ہوا اس وقت سے یہی وہ راستہ ہے جو ہمیشہ سے چل رہا ہے۔ ہمارے آباؤاجداد، ان کے آباؤاجداد، ان کے آباؤاجداد سب اسی رستے پر چلے ہیں اور الاماشاء اللہ سب نے دھوکہ کھایا ہے۔

ایک بات میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں۔ شیطان کا یہ کہنا کہ تیرے بندے ضرور ناشکرے ہونگے یہ جھوٹ نکلا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے!؟۔ میرے بندے تو کسی حال میں ناشکرے نہیں ہونگے تو جو چاہتا ہے کر۔ اپنے گھوڑے دوڑا دے ان کے اوپر لیکن اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ جو میرے بندے ہیں وہ کسی طرح تمہارے فریب میں آئیں گے۔ وہ قیامت تک تم سے محفوظ رکھے جائیں گے اور میرے بندوں کے طور پر جانیں دیں گے، تمہارے بندے کے طور پر نہیں۔ پس شیطان کی باتوں میں ایک فریب ہے۔ اس دعوے میں بھی ایک فریب ہے کہ تیرے بندے ناشکرے ہونگے۔ خدا کے بندے تو ایسے شکر گزار ہوتے ہیں کہ کسی ابتلاء میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے وہ باز نہیں آتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی مثالیں بہت سی دی ہیں ایک حضرت ایوبؑ کی مثال ہے۔ اتنی سخت آزمائشوں میں مبتلا کئے گئے کہ لوگ، ان کے عزیز و اقارب کہا جاتا ہے کہ گندگی کے ڈھیر پر ایسے ناسوروں کے ساتھ جسم کو چھیدا ہوا چھوڑ گئے جن میں کیڑے چل رہے تھے لیکن ایوب نے ناشکری نہیں کی۔ اسی حالت میں مسلسل خدا کا شکر ادا کرتا رہا۔ آخر میں تیرا بندہ ہوں، شیطان نے مجھ پر آزمائش ڈالی ہے جو چاہے کر لے میں تیرا بندہ رہوں گا، تیرا ہی رہوں گا۔ اس کی ایسی جزا خدا نے دی کہ وہ سب کچھ جو چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ واپس لوٹے، صحت کی بحالی ہوئی۔ وہ مملکت عطا ہوئی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے قرآن میں آپ کا ذکر محفوظ کر دیا گیا۔ تو ایک ایوب ہی اپنی تفصیلات کے ساتھ، جو اس کی زندگی میں تفصیلات اس کے صبر کی ہمیں دکھائی دیتی ہیں، ان پر ہی غور کر لیں تو شیطان کا یہ وعدہ جھوٹا نکلتا ہے۔ مگر خدا کا بندہ بننا پڑے گا اور یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کا بندہ بنے اور شیطان کو سجدے کرے۔

یہاں یہ مضمون الٹ جاتا ہے۔ شیطان نے خدا کے بندے کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور وہ لوگ جو بنی نوع انسان کہلاتے ہیں وہ شیطان کو سجدے کرنے لگ گئے اور اسی میں شیطان کا تکبر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نہیں یہ تو تیرے بندے ہیں جس کو سجدہ کرتے ہیں اُس کے بندے ہیں۔ پس یہ مضمون ایسا ہے جس کو خوب کھول کر اپنے ذہنوں میں حاضر کر لیں کیونکہ اسی میں ہماری آزمائش ہے اور اس آزمائش پر پورا اترنے کا راز بھی ہمیں سکھا دیا گیا ہے۔ وہ راز یہ ہے کہ اللہ کی طرف جھکیں اور خدا سے مدد چاہیں۔ چنانچہ وہی آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی ان میں آدم اور حوا کی ایک یہ التجا ہے "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" جب بھی شیطان نے کوئی دکھ پہنچایا، یا ان کے تعلق میں شیطان نے جو دھوکہ دے دیا تو یہ عرض کرتے ہیں خدا سے اور یہ دعا خدا کی سکھائی ہوئی ہے اپنے طور پر ان کو نہیں آئی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پہ ظلم کیا۔ پس پہلے دن جو شیطان سے بچنے کا راز تھا اگر نہ بچ سکے اور شیطان سے کوئی زخم لگ گئے تو ان کو مرہم لگانے کا جو طریقہ خدا نے سکھایا ہے وہ یہ دعا ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا" اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہماری حالت پر رحم نہیں فرمائے گا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ تو ہم ضرور گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پس یہی دعا آج بھی ہمارے لئے شیطان سے بچنے یا شیطان کے زخموں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان کی شفا کی غرض سے ہمارے کام آسکتی ہے۔ اس پر غور کریں اور اس پر غور کرنے سے پہلے یہ توبہ ضروری ہے کہ اے خدا ہم نے پہچان لیا ہے کون ہمارا دشمن ہے اس دشمن سے اب ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ جو گزر گیا سو گزر گیا۔ زخم اس نے لگا دئے سو لگ گئے۔ لیکن اب ہماری دعا ہے، یہ التجا ہے کہ پہلوں کو تو بھول جا آئندہ کے لئے ہمیں توفیق بخش کہ ہم دوبارہ پھر اس شیطان کے قبضے میں نہ آئیں۔

یہ ارادہ جو بہت قوت چاہتا ہے، جو قوت ارادی کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر قوت ارادی نہ ہو اور انسان بار بار ٹھوکر کھائے تو پھر بعید نہیں کہ ایسی حالت میں وہ جان دے جس حالت میں شیطان کا اس پر قبضہ ہو۔ یہ وہ امور ہیں جن سے متعلق میں جماعت کو بار بار تنبیہہ کر رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ **اللہ کی مدد کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم شیطان کے حملوں سے بچ سکیں۔** وہ ہمارے سامنے سے بھی آئے گا، پیچھے سے بھی آئے گا، مذہب پر بھی حملہ آور ہوگا، دنیا پر بھی حملہ آور ہوگا ہر پہلو سے ہم آزمائے جائیں گے اور اس سے زیادہ مکروہ چیز نہیں ہو سکتی کہ خدا نے پیدا کیا ہو اور بندے شیطان کے ہو جائیں۔ اس شیطان کے بندے ہوں جس نے خدا کے بندے کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس شیطان کو سجدہ کریں جو خدا کا منکر ہو چکا ہو یا منکر نہیں تو خدا کا باغی ہو گیا ہو۔ نہایت مکروہ چیز ہے اگر آپ اس کو سمجھ لیں۔ اور یہ سادہ سا سبق انسان سمجھ نہیں رہا یہ مشکل ہے۔

جب بھی آپ یہ باتیں سن کر واپس گھروں کو لوٹیں گے تو وہی زندگی پھر دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ قدم قدم پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا، قدم قدم پر آپ کے لئے ٹھوکروں کے سامان ہونگے اور قدم قدم پر انسان اس شعور کے بغیر کہ وہ کیا کر رہا ہے خدا کی بجائے شیطان کو سجدے کرے گا۔ یہ ساری زندگی کی ناکامی کا راز ہے۔ اپنے نفسوں کا مطالعہ خود کر کے دیکھیں اپنے حالات پر خود غور کریں۔ اپنے بیوی بچوں سے سلوک، اپنے بڑوں سے، اپنے چھوٹوں سے، اپنے ہمسایوں سے، اقتصادی معاملات میں جن سے آپ معاملے کرتے ہیں ان سب سے جو سلوک کرتے ہیں ان کا ایک ایک کا میں ذکر پہلے کر چکا ہوں کہ کس تفصیل سے آپ کو غور کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ان باتوں کو اس تفصیل سے میں نہیں دوہرا رہا لیکن ان باتوں کا بار بار ذکر کرنا میرے لئے از بس ضروری ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس ذکر کو میں کبھی چھوڑ دوں کیونکہ جب بھی میں نے یہ ذکر چھوڑا میں اپنے فرض منصبی کو ادا نہ کرنے والا ہونگا۔ یہ زندگی کا ساتھ ہے کیونکہ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ کو یہی کہانی دوہرائی جانے والی ہے۔ آخر دم سے لے کر قیامت تک جو کہانی دوہرائی جا رہی ہے اسکا ذکر ایک دو دفعہ کے بعد کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ ضرورت نہ ہوتی تو اس تفصیل سے قرآن کریم بیان نہ کرتا۔

پس آپ یاد رکھیں کہ ہر دفعہ جب میں نے اپنے خطبات میں ایسی باتیں کہیں تو اپنے نفس پر غور کر کے دیکھیں ایک دو تین دن تک، چند دن تک آپ کے دل پہ اثر رہا اور آپ نے سوچا کہ ہاں یہ غلطی ہو گئی تھی اور اس کے بعد جو چیزیں بری ہیں ان میں ہی آپ ان چیزوں کا حسن دیکھنے لگ گئے۔ انانیت نے اکثر انسانوں پہ قبضہ کر لیا۔ جب میں آپ کہتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ عام طور پر یہی ہوتا ہے اور یہی جماعت کے افراد سے بھی ہوتا چلا آیا ہے کچھ کم کچھ زیادہ، کچھ اور زیادہ خدا کی راہ سے ہٹ کر غیر اللہ کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

اب یہ زندگی جو صراط مستقیم کی زندگی ہے ایک تو ابتلاؤں کی زندگی ہے دوسرے مشکل بہت ہے کیونکہ قرآن کریم فرمارہا ہے شیطان جب تمہیں بہکاتا ہے تو حسین نظارے دکھا کے بہکاتا ہے۔ اب حسین نظارے دیکھنا اور انکی طرف متوجہ نہ ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ ہر آزمائش کے وقت آپ کو ایک بہت خوبصورت چیز دکھائی جاتی ہے اور انسانی نفس لازم ہے کہ دھوکہ کھا جائے کیونکہ نفس انسانی میں حسین چیزوں کی پیروی رکھ دی گئی ہے۔ ایک ہی صورت ہے جو انبیاء نے اختیار کی کہ ان چیزوں کا حسن دیکھنے کی بجائے ان کی بدی ان کو دکھائی جانے لگی ہے۔ جیسے کہانیوں میں شیطان ایک بوڑھی عورت دکھائی جاتی ہے کہ جادو کی وجہ سے وہ خوبصورت دکھائی جا رہی تھی۔ لیکن جس کو خدا تعالیٰ نے بچانا ہے اس کو جیسے کہانیوں میں بیان کیا گیا ہے، وہ خدا تعالیٰ کی طرف تو اشارہ نہیں مگر اس مضمون کو اس طرح لیتا ہوں کہ، جس کو بھی اللہ نے بچانا چاہا اس کو اس بڑھیا کی اصل صورت دکھائی دی گئی اور اتنی مکروہ صورت اور اتنی لمبی عمر کی بڑھیا ہے کہ کوئی اس سے عشق لڑائے!، سوائے پاگل کے بچے کے ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سارے پاگل اور پاگل کے بچے بن جاتے ہیں جب شیطان ان کو دھوکہ دے کر اس بڑھیا کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔ اس بڑھیا کی طرف میرا خیال اس لئے نہیں کہ میرے نزدیک وہ کہانیاں آپ کی رہنمائی کر رہی ہیں، اس لئے کہ قرآن کریم ایسی ہی بات کر رہا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کے معراج کی بات کر رہا ہے اور اس کی تفصیل میں جا کر دیکھیں تو دنیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کو بالکل صاف اور بڑھیا کی شکل میں دکھائی جا رہی تھی۔ قدیم سے چلی ہوئی انتہائی منحوس پنجر تھا ایک اور وہ رسول اللہ

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی آزمائش کے لئے نکلی تھی۔ آپ دیکھ رہے تھے۔ کون ہے جو ایک منحوس چیز کو دیکھ کر، اس کو پہچان کر، جان کے کہ یہ ہمیشہ سے اسی طرح چلی آئی ہے اور سوائے کراہت کے اس سے اور کچھ نہیں ہو سکتا وہ آزمائش کے لئے نکلی ہے تو لازم بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم اس کے جال میں پھنس نہیں سکتے تھے۔ ناممکن تھا کہ آپؐ ذرہ بھی دھوکہ کھائیں۔

غرور کے دھوکے کا علاج یہ ہے کہ اس دھوکے کو پہچان لیں تو رفتہ رفتہ اس کا حسن زائل ہونا شروع ہو جائے گا اور اندر سے ایک بھیانک چیز، قابل نفرت چیز، خوفزدہ کرنے والی چیز نمایاں ہونے لگ جائے گی۔ اگر دیکھتے دیکھتے کسی خوبصورت وجود کا فیچر، اس کے جو اعضاء اس کے خدوخال ہیں وہ بگڑنے لگیں اور بکھرنے لگیں اور اس خوبصورت وجود سے ایک نہایت بھیانک وجود پیدا ہونا شروع ہو جائے تو آپ کا کیا رد عمل ہو گا۔ اگر پہلے آپ اس کو گلے سے لگائے ہوئے ہوں گے تو اچانک دھکا دے کر اس کو پرے پھینکیں گے او خبیث چیز تو میرے ساتھ چمٹی ہوئی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تو جوتیوں کی ٹھوکر مار کے اس کو دفع کریں گے اور دل متلانے لگے گا۔ جو آپ نے بظاہر مزے لوٹے تھے وہ سارے مزے آپ کے دل میں متلی پیدا کر دیں گے اور بعض لوگوں کو اگر ایسا نظارہ دکھایا جائے تو خواب میں بھی قے آنے لگتی ہے۔ آپ کو واقعی اپنی زندگی میں ان چیزوں سے قے آئے گی جن چیزوں کی اصلیت آپ کو دکھائی جائے گی اور یہ جو سلسلہ ہے اصلیت دکھانے کا یہ اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اس لئے اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان کا دھوکہ حق ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں۔ اللہ حق بات کہہ رہا ہے کہ شیطان کی ساری زندگی، اس کی ساری کوششیں جو قیامت تک کے لئے اس کو مہلت ملی ہے دھوکہ دینے کے سوا اور کسی چیز میں صرف نہیں ہو گی۔ پس اے میرے بندو! دھوکہ نہ کھانا۔ اس سے بڑی تنبیہ اور ایسی سخت تنبیہ اور ایسی بار بار تنبیہ کسی اور کتاب میں نکال کے دکھائیں۔ کسی اور رسول کی زندگی میں آپ یہ تنبیہات اور تنبیہات بھی ایسی جو دنیا کی زندگی کو انتہائی مکروہ کر کے دکھانے والی ہیں یہ نکال کے دکھائیں۔ آپ کو کہیں نہیں ملیں گی۔ اور اس کے باوجود وہ امت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی طرف منسوب ہو رہی ہے اسی طرح شیطان کے دھوکہ میں مبتلا ہے اور پہلی امتوں سے بڑھ کر خدا کی عقوبت کے نیچے آئے گی کیونکہ ان کو محمدؐ رسول اللہ نصیب نہیں ہوئے تھے، ان کو قرآن نصیب نہیں ہوا تھا۔ جب امت کو محمدؐ رسول اللہ نصیب ہو گئے، جس کو قرآن نصیب ہوا اور جس کے لئے اس کی ساری زندگی کے دھوکے کھول کر دکھا دیئے گئے اگر وہ پھر بار بار کی ٹھوکر میں مبتلا ہوتی ہے تو اس سے زیادہ بد نصیب کوئی امت نہیں ہو سکتی اور ان ٹھوکروں میں مبتلا کرنے والوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے بعینہ یہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں، میں تمہیں انسانوں میں سے کہہ رہا ہوں کہ یہ سب سے بد نصیب ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم فرماتے ہیں، شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ، انسان تو انسان، یہ جانوروں سے بندروں سے، مکروہ چیزوں سے، سب سے زیادہ بدتر ہونگے۔ وہ ان تنبیہات کے باوجود خود بھی راہ حق سے بھٹک جائیں گے اور لوگوں کو بھی شیطان کے چیلے بن کر راہ حق سے بھٹکانے والے بن جائیں گے۔

توحِزْبَهٗ میں جس 'حِزْب' کی طرف اشارہ آیا ہے وہ یہ لوگ ہیں شیطان اور اس کے ساتھی جو غرور یعنی دھوکہ دینے میں الغرور ثابت ہوتے ہیں یعنی بہت بڑے دھوکے باز۔ وہ شیطان اکیلا نہیں بلکہ اس کا حزب بھی ہے اور اس حزب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم فرما رہے ہیں کہ وہ دین کا لبادہ اوڑھ کر تم پر حملہ آور ہونگے۔ بڑے بڑے چغے پہنے ہوئے اور دیں گے دھوکہ اور فریب۔ ان کی بات میں جھوٹ ہوتا ہے۔ جو سچ بولنا نہیں جانتا، جس کو دن رات جھوٹ کی عادت ہے وہ حق کا بندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لئے لفظ حق کو اچھی طرح پکڑ کے بیٹھ جائیں۔ اللہ حق ہے اور اللہ کا بیان فرمودہ سارا تذکرہ حق ہے۔ ماضی کا تذکرہ بھی حق ہے اور مستقبل کا تذکرہ بھی حق ہے اور جو لوگ اس حق کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا دعویٰ کہ وہ مذہبی راہنما ہیں یا اپنی قوم کی ہدایت کے لئے آئے ہیں سراسر، سر سے پاؤں تک جھوٹ ہے اور اس میں وہ پہچانے جا سکتے ہیں۔

اس لئے شیطان جو دھوکہ دیتا ہے یہ نہیں کہ پہچانا نہیں جا سکتا اگر انسان انصاف پر قائم ہو جائے اور حق کو پکڑ لے تو اس کو روزمرہ کی زندگی میں اپنے علماء میں سے سخت دھوکے باز اور حق کو چھپانے والے دکھائی دینے لگ جائیں گے۔ جب بھی ان کے مقصد، ان کے مطلب کے خلاف بات ہو وہ اس خلاف بات کی مخالفت کرتے ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ بات حق ہو۔ اور جب بھی کوئی اپنے مطلب کے خلاف بات کر رہا ہو، جب بھی ان کے مقصد کے حق میں کوئی بات کرے جس کو وہ اپنے مقصد کے حق میں سمجھتے ہوں اس پر راضی ہو جاتے ہیں خواہ کتنی بڑی جھوٹی اور شیطانی بات ہو اس کو سینے سے لگا لیتے ہیں۔ یہ ان کی کھلی کھلی پہچان ہے۔ میں صرف پاکستان کا تذکرہ نہیں کر رہا، بنگلہ دیش میں بھی، ہندوستان میں بھی، دوسرے سب ملکوں میں سارے مذہبی راہنما سوائے احمدیت کے اس شکل میں آپ کے سامنے کھل کر ظاہر ہو جاتے ہیں کہ اپنے مقاصد، اپنی خواہشات، اپنی نفسانیت کی پیروی کریں گے۔ جہاں اس کے مخالف کوئی بات ہوئی اس کو چھوڑ دیں گے۔ اور بنی نوع انسان کی بھلائی ان کے پیش نظر ہے ہی نہیں اپنی بڑائی ان کے پیش نظر ہے اور وہی بڑائی ہے جو ان کی راہنمائی کرتی ہے۔ وہی بڑائی ہے جس کو شیطان کی انا کہا جاتا ہے۔ وہی بڑائی ہے جس سے انسان کی بے راہ روی کا آغاز ہوا ہے۔ پس ان ساری باتوں کو کھول کھول کر آپ کے سامنے بیان کرنا میرا فرض تھا، فرض ہے اور فرض رہے گا اور وقتاً فوقتاً میں اس مضمون کو پھر اٹھاتا رہوں گا۔

ایک اور قرآن کریم کی تنبیہ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۴ میں یوں ہے ﴿وَ قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ میرے بندوں سے کہہ دے کہ اچھی بات کیا کریں اور صرف اچھی بات نہیں جو سب سے اچھی بات ہو۔ اپنا شیوہ بنا لیں کہ ایسی بات کریں کہ اس سے اچھی بات ہو نہ سکتی ہو یعنی بہترین بات کیا کریں۔ "اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ" کیونکہ شیطان تو اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ ان کے درمیان تفریق پیدا کر دے اور ہر تفریق بری بات سے پیدا ہوتی ہے۔ اچھی بات سے کبھی بھی تفریق نہیں ہوتی۔ ساری جماعتوں میں جہاں بھی جھگڑے چلے ہیں ان پر میں غور کر کے، اپنی نظر میں رکھ کر آپ کو بتا رہا ہوں کہ سارے جھگڑے بری باتوں سے ہوتے ہیں۔ اچھی بات کہنے پہ کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ "اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا" میرے بندوں کو بتا دے یعنی یاد کرا دے کہ شیطان تو میرے بندوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اتنی تنبیہات کے باوجود پھر اس کی باتوں میں آجائیں گے۔

یہ بات کی جو بات چلی تھی کہ بہت اچھی بات کیا کریں اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں جہاں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ فرماتے ہیں: "ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا"۔ یہ ایک عمدہ طریق ہے جس پر عمل کرنے سے آپ کو کچھ غور کا موقع مل جائے گا۔ انسان جب بھی اپنے مطلب کے خلاف کوئی واقعہ دیکھتا ہے یا اپنی خواہش کے خلاف کسی اپنے عزیز کو چلتے ہوئے دیکھتا ہے بسا اوقات وہ عزیز اس کی خواہش کے خلاف چل رہا ہوتا ہے مگر راہِ حق کے خلاف نہیں چل رہا ہوتا۔ یہ باریک باتیں ہیں جو آپ اپنی زندگی پر غور کریں تو آپ کو دکھائی دینے لگ جائیں گی۔ اگر اپنی انا کی خاطر بات کرتا ہے تو اپنے بیٹے سے کرے یا بیٹی سے، بیوی سے کرے یا بیوی اپنے خاوند سے کرے ہمیشہ یہ بات غلط ہو گی اچھی نہیں ہو گی۔ چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ایک حل یہ بیان فرمایا ہے کہ عادت ڈالو کہ بات کرنے سے پہلے ذرا ٹھہر جایا کرو۔ روزمرہ کی عام گفتگو مراد نہیں ہے۔ ورنہ ہر کلمے پہ ٹھہرنا پڑے گا۔ عام گفتگو، دیکھ بھال، آج آپ نے کیا کیا، آج میں نے کیا کیا، اس قسم کی چیزیں تو گھروں میں چلتی رہتی ہیں مراد ہے کہ جب کوئی ایسی بات کہنے لگو جس میں تمہارے نفس نے جوش پیدا کر دیا ہے اس وقت ذرا ٹھہر جایا کرو۔ "سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اسکے کہنے میں کہاں تک ہے"۔ یعنی ایسے معاملات کو اللہ کی طرف لوٹاؤ اور اپنے ذہن میں سوچو کہ میں یہ جو بات کہنے لگا ہوں یہ اللہ کو پسند آئے گی، اس بات کے اندر کوئی فریب تو نہیں آگیا اور اگر ہلکا سا بھی فریب ہو تو وہ حق کے خلاف ہو گی اور غرور یعنی سب سے بڑے دھوکے باز کو پسند آئے گی۔ تو باتوں کو سوچ کے ان کو پہچاننا، یہ ایک ایسا آسان طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرما دیا ہے یعنی جو آسان بھی ہے مشکل بھی۔ مشکل اس لئے کہ اس پر عمل کرنا اور ایسی بات سے رک جانا یہ اسی کے لئے مقدر ہو سکتا ہے جو صاحب توفیق ہو، جس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس لئے ہر موقع پر میں دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

مگر ایسا بندہ جو واقعی برائی سے بچنا چاہے اور وہ دن رات دعائیں کرتا رہتا ہو، ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہے یا دوسری باتوں میں بھی مصروف ہو تو اس کا دل ہمیشہ یہ چاہے کہ اے اللہ میری نصرت فرما، اے اللہ میری مدد فرما، اے اللہ مجھے سچی بات کہنے کی توفیق بخش، اے اللہ تعالیٰ مجھے بری باتوں سے بچا۔ اس قسم کی دعائیں کرتا رہتا ہے وہ جب بھی ٹھہر کر سوچے گا اس کو حق صاف دکھائی دے دے گا۔ یہ بات میں اس غرض سے کرنے لگا تھا، اس بات میں دکھاوا تھا، اس بات میں فریب تھا، اس بات میں یہ برائی تھی یا وہ برائی تھی یہ ساری چیزیں آپ کو کچھ ٹھہرنے کے بعد رفتہ رفتہ دکھائی دینے لگیں گی جیسے اندھیرے کمرے کی

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

چیزیں ایک دم صاف دکھائی نہیں دیا کرتیں۔ آپ اندر جاکر بیٹھیں تو تھوڑی دیر کے بعد سب کچھ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ اسی لئے شیطان سے بچنے کا یہ طریق ہے۔ وہ آپ کو ظلمات میں گھسیٹتا ہے، اندھیروں میں گھسیٹتا ہے اور جلدی فیصلہ چاہتا ہے۔ اگر آپ ان اندھیروں میں جلدی میں کوئی فیصلہ کریں گے تو ہرگز بعید نہیں کہ آپ بار بار ٹھوکریں کھائیں گے اور اپنے نقصان کا موجب بنیں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نفسیاتی نکتے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ جب بھی کوئی ایسا معاملہ ہو کہ تمہارے دل میں ایک جوش ہو کسی بات کے کرنے کا تو اچانک دل اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ میں کچھ بات کہہ کے یا اپنا بدلہ لوں یا کچھ بھی نیت ہو اس وقت تمہیں وہ بات اچھی لگے گی لیکن ذرا ٹھہر جاؤ گے تو اس اندھیرے میں سے تمہیں شیطان کی ساری حرکتیں دکھائی دینے لگ جائیں گی اور اسی بات پر استغفار شروع کر دو گے۔ پس اللہ کے حوالے کیا کرو بات کو اور انتظار کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں روشنی عطا فرمادے اور تم اندھیروں کی ٹھوکروں سے بچ سکو۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت کا۔

اس کی تفصیل میں بیان فرماتے ہیں، "جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے"۔ یہ جو 'شرارت یا فساد کا موجب ہو' فرمایا ہے۔ صاف پتہ چلا کہ عام بول چال کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بات ہی نہیں کر رہے۔ ان حالتوں کی بات کر رہے ہیں جن میں انسان نفس کا مغلوب ہوتا ہے اور ویسی باتیں اس وقت اگر کی جائیں جو دل میں خود بخود اٹھتی ہیں تو وہ لازماً فساد کا موجب ہونگی اس سے نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن کہاں بولنا ہے کہاں نہیں بولنا اس مضمون کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی وضاحت سے سمجھارہے ہیں ورنہ محض بولنے سے پرہیز سے آپ کا مقصد حل نہیں ہوگا یعنی وہ مقصد حل نہیں ہوگا جو خدا تعالیٰ نے آپ پر عائد فرمایا ہے۔

اس کے متعلق نیکی کی تعلیم دینا اور بدی سے روکنا یہ حکم ہے جو قرآن کریم نے بار بار دیا ہے اور یہی وہ حکم ہے جس کی تفصیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بار بار بیان فرمائی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بات کھول رہے ہیں کہ کسی بات سے رکنا کہ فسادنہ ہو ہرگز یہ مراد نہیں کہ اچھی بات جو تم سمجھتے ہو کہ ہونی چاہئے اس لئے اس سے رک جاؤ کہ فساد نہ ہو یا بری بات جس سے روکنا تم ضروری سمجھتے ہو اس سے نہ روکو تو یہ بھی اللہ کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور جو مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے وہ اس بات کو خوب واضح کرتی ہے۔ اندھیرے کمرے میں ایک شخص بیٹھا ہو اس کو سب کچھ دکھائی دے رہا ہو۔ جب تک دکھائی نہ دے اس نے کوئی حرکت نہیں کی تاکہ ٹھوکر نہ کھا جائے جب نظر آنے لگ گیا تو اس کو صاف پتہ چل گیا کہ یہاں میز پڑی ہے، یہاں فلاں چیز پڑی ہے، یہاں یہ نقصان ہو سکتا ہے، یہاں چھری پڑی ہے، یہ کیل پڑا ہے اس پر پاؤں آسکتا ہے وغیرہ وغیرہ بعض دفعہ شیشے کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہوتے ہیں تو اگر اس نے دیکھ لیا اور پھر بچ کے نکل گیا۔ اتنے میں اس کا کوئی بچہ ایک دم داخل ہوتا ہے تو کیا وہ رک جائے گا اس بات سے کہ اس کو بتائے کہ یہ کام نہیں کرنا۔ ہرگز نہیں رکے گا۔ اس وجہ سے کہ وہ کہے گا کہ کیا مجھے روک رہے ہیں کیوں خواہ مخواہ مجھ پر بار بار پابندیاں لگاتے ہیں یہ کرو، یہ نہ کرو، ہرگز نہیں رکے گا۔ وہ اس کو کہے گا دیکھو بیٹا ٹھہرو، ٹھہرو، ٹھہرو۔ ذرا سوچ کر قدم اٹھاؤ اس کمرے میں یہ بھی خطرہ ہے، یہ بھی خطرہ ہے، وہ بھی خطرہ ہے اور اگر تم ذرا ٹھہر جاؤ گے تو تمہیں یہ خطرات دکھائی دینے لگ جائیں گے مگر جب تک دکھائی نہیں دیتے میرا فرض ہے کہ میں تمہیں اپنی آنکھوں سے دکھاؤں۔ یہ نہی عن المنکر ہے یعنی ناپسندیدہ چیزوں سے روک دینا۔ اس پر اگر کوئی غصہ کرے تو اس کے باوجود روکنا ہے صرف یہ تاکید ہے کہ حسن کلام سے کام لو۔ جیسا کہ قول کے متعلق فرمایا اسی کی تشریح میں کر رہا ہوں کہ جب بات کرنا احسن طریق پر کیا کرنا مگر بعض دفعہ بات کرنا ضروری ہوگا۔ اگر تم دلکش انداز میں وہ بات کہو اور بھونڈے طریقے سے نہ کہو تو پھر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ پس آپ نے دوسروں کو رستہ دکھانا ضرور ہے اس سے رکنا آپ کے اختیار ہی میں نہیں ہے۔ بری باتوں سے روکنا بھی لازم ہے اچھی باتوں کی طرف بلانا بھی لازم ہے اس سے انحراف ہو سکتا ہی نہیں۔ اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں کیونکہ آپ کو خدا کا یہی حکم تھا کہ تم نے ضرور کہنا ہے خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے خواہ غصہ کرے یا نہ کرے مگر بات کا انداز ایسا ہو کہ اس سے اچھا انداز ممکن ہی نہ ہو۔ یہ طریق کار حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سکھایا اور یہ جو تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑھ رہا ہوں اس میں آگے چل کر یہی مضمون آنے والا ہے۔

دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتنی باریکی سے ان راہوں کے خموں کو جانتے تھے، جانتے تھے کہ کہاں ٹھوکر کھائی جاسکتی ہے ان کے خطرات سے آگاہ تھے اور اپنی روشنی ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے لیا کرتے تھے۔ اپنے لئے کوئی نئی روشنی کبھی نہیں آپ نے بنائی۔ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلے اور آپ ہی سے سیکھا کیا بتانا ہے کیا نہیں بتانا، کہاں بولنا ہے کہاں نہیں بولنا اور جب بولنا ہے تو بولنے کا طریق کیا ہونا چاہئے۔

"لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے"۔ 'مومن کی شان سے بعید ہے' یہ بات سن کر یہ نہ سمجھیں کہ ہر بات حق سمجھ کر اس طرح بھونڈے انداز میں کریں کہ وہ فساد کا موجب بن جائے۔ حق بیان کرنے کا بھی ایک طریقہ ہوا کرتا ہے حق تو بیان کرنا ہے مگر ایسے رنگ میں بیان کرنا ہے کہ وہ احسن ہو۔ اس ذکر میں فرماتے ہیں "مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے اسوقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے"۔ کوئی بیوقوف اس کا غلط معنی بھی لے سکتا تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مثال دے کر آپ نے اس کو اتنا کھول دیا کہ اس کے غلط معنے لینے کا کوئی امکان ہی، کوئی احتمال ہی باقی نہیں رہا۔

"دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پروا نہیں کی"۔ اپنے پرائے سارے دشمن ہو گئے مگر ایک دم بھر کے لئے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ ایک واقعہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے ایسا نہیں نکال سکتے کہ آپ کی بات کرنے کی طرز نعوذ باللہ من ذالک ٹیڑھی تھی یا غصہ دلانے والی تھی اس لئے جو اپنے پرائے تھے وہ دشمن ہو گئے۔ حق سے باز نہیں آئے۔ حق بات کہنے سے باز نہیں آئے۔ لیکن جب بھی حق بات کہی تو انتہائی خوبصورت تھی، احسن قول تھی۔ چنانچہ تبلیغ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ایسی بات کرو بِالَّتِي هِيَ أَحْسَن کہ تمہاری وجہ سے کوئی ٹھوکر نہ کھائے بات کا حسن کھول کر بیان کرو۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تبلیغ میں ساری زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ آپ بیان نہیں کر سکتے جس میں آپ کے طرز بیان کی وجہ سے تلخی ہوئی ہو۔ حق بات ہمیشہ کہی مگر بہت ہی پیارے اور نرم انداز میں۔

"آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی یہاں تک کہ جب ابوطالب آپ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں"۔ اس سارے دور میں جب تک ابوطالب نے یہ بات نہیں کی صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم توحید کا اظہار اس طرح فرماتے تھے کہ ابوطالب کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں تھی، جائز وجہ نہیں تھی کہ آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں۔ جب آخر اس نے محسوس کیا کہ قوم میری مخالف ہو رہی ہے اور مجھے ضرور محمد کو اس طریق سے باز رکھنا ہے، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، تو اس وقت آپ فرماتے ہیں کہ یہ خیال دل سے نکال دو کہ تمہاری وجہ سے میں حق پر قائم ہوں، تمہاری وجہ سے مجھے میرے دشمنوں سے حفاظت حاصل ہے۔ میں تو یہ بات ضرور کہوں گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس بات کے اظہار سے رک جاؤں اس لئے اپنی امان اگر اٹھانی ہے تو اٹھالو پھر دیکھو کہ خدا تم سے کیا سلوک کرتا ہے۔

یہ عزم لے کر ہم نے تبلیغ کی راہ میں سفر کرنا ہے۔ ہر ایسے ملک میں سفر کرنا ہے جہاں ہماری تبلیغ لوگوں کو تکلیف دیتی ہے، دکھ پہنچاتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ سفر کرنا ہے کہ ہمارے بیان کے انداز کی غلطی سے کوئی دکھ نہ پہنچے۔ ہر بات اس رنگ میں کرنے کی کوشش کریں کہ وہ جہاں تک ممکن ہو صاف اور پاک اور پیاری دکھائی دینے والی بات ہو پھر اگر دشمن اس پہ ناراض ہوتا ہے تو پھر بالکل پرواہ نہ کریں۔ اپنے اہل وعیال کو نصیحت کرتے وقت بھی اسی سنت نبوی کو پکڑ بیٹھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کو نصیحت کرتے وقت کبھی بھی اس رنگ میں نصیحت نہیں کی کہ وہ بدک جائیں اور دور بھاگ جائیں۔ اور جب انہوں نے بات نہ مانی یعنی اس وقت ایسا مشکل کا وقت محسوس کیا کہ تھکے ہوئے

SHEZAN

کمیشن ایجنٹ درکار ہیں

جرمنی کے تمام شہروں میں شیزان کی مصنوعات کی فروخت کے لئے
کمیشن پر کام کرنے کے لئے احباب کی ضرورت ہے
صرف کاروباری اور دوکاندار حضرات ہی رابطہ کریں
اس کے علاوہ بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ پلاسٹک بیگ میں پاکستانی بیسٹ
سپر کرنل باسمتی چاول اور گروسری کی دوسری اشیاء بھی
فروخت کے لئے پیش کی جائیں گی

BEST
Basmati Rice
(Super Kernal)
Plastic Packing

رابطہ کیجئے اعجاز احمد

Tel: 06105-44192 Fax: 06105-45195 Mobile:1773407109

تھے جیساکہ رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ آپ اٹھیں اور نماز کے لئے تیار ہوں، اٹھا نہیں جارہا تھا اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ نے ان کے اوپر کوئی سختی نہیں کی صرف دکھ کا اظہار کیا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ساری زندگی نیکیوں کی نصیحت اسی طرح کی کہ جس نے نہیں مانا اس پر جس طرح کہ ملاں کہتے ہیں کہ تلوار اٹھاؤ اور یہ ہے اصل میں کلمہ حق کہنا، گردنیں اڑادو ان کی جو تمہاری بات نہ مانیں' ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے یہ طریق اختیار نہیں کیا۔ غم بہت محسوس کیا ہے اور یہی وہ طریق ہے جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔

جب دشمن آپ کی بات نہیں مانے گا تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کے نہ ماننے کا غم محسوس کریں اور وہ غم صبر اور دعاؤں میں تبدیل ہو جائے۔ اگر اس طرح، ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر آپ سفر کرتے ہیں تو یہ ہتھیار گردنیں کاٹنے والے نہیں بلکہ دل جیتنے والے ہتھیار ہیں اور یہ وہی ہتھیار ہیں جو گھر میں استعمال ہونگے تو باہر استعمال کرنے کی عادت پڑے گی۔ اگر گھر میں ہی آپ کو ان کے استعمال کا سلیقہ نہیں آتا تو دروازہ کھول کر جب گلیوں میں نکلیں گے تو اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ دوستوں سے آپ اس طرح حسن سلوک کریں گے جو گھر میں نہیں کر سکے۔ کوئی اور بات ہو گی جو آپ کی بات کو نرم کرنے والی ہو گی۔ کوئی دکھاوا ہوگا، خوف ہوگا دنیا کا کہ کہیں مار ہی نہیں بیٹھے اس صورت میں ہو سکتا ہے آپ باہر نرم باتیں کرتے ہوں اور گھر میں نہ کرتے ہوں مگر یہ تضاد بتا رہا ہے کہ ایسا شخص جھوٹا ہے۔ اگر جھوٹا نہ ہو تو اس کا طریق وہی ہونا چاہئے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا طریق تھا جو گھر میں طریق تھا وہی باہر تھا۔ جو انداز بیان گھر کا تھا وہی انداز بیان باہر کا تھا۔ جس طرح اپنے بچوں سے گفتگو فرماتے تھے اسی طرح دشمنوں سے بھی گفتگو فرمایا کرتے تھے اور پرواہ نہ کرنے والوں سے آپ دکھ محسوس کرتے تھے اور ان کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس طریق میں کوئی بھی خامی نہیں ہے۔ ایک ادنیٰ سا بھی تضاد نہیں ہے ان باتوں میں اگر آپ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی نصیحت کو سمجھ لیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آغاز ہی میں یہ خطرہ محسوس کر کے کہ بولنے اور نہ بولنے کی نصیحت کو آپ غلط نہ سمجھ بیٹھیں آپ نے سارے معاملے کی انتہائی تفصیل آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ ایک بھی ٹھوکر کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔ پس اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی دعاؤں سے ہمیں وہ امام نصیب ہو گیا جو بعینہٖ آنحضرتؐ کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور خطرات کی اس دنیا میں ہمیں ہر ٹھوکر سے بچانے کے لئے بے انتہا کوشش کر رہا ہے۔ تمام تحریریں آپ کی اسی لئے وقف ہیں جو بھی کلام فرمایا اسی لئے وقف تھا۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان باتوں کو صرف وقتی طور پر نہیں سمجھیں گے بلکہ دل سے باندھ لیں گے۔ دل میں ایسی جگہ دیں گے کہ پھر وہ دل سے نکل نہ سکیں۔ اور اس کے لئے مجھے بار بار کہنا پڑے گا۔ تنگ نہ آجائیں کہ میں وہی بات پھر کہہ دیتا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ بھاری اکثریت ہماری ان باتوں کو سننے کی محتاج ہے اور محتاج رہے گی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

چیزوں کے وزن کو کم یا ختم کرنے والے آلہ کی اتفاقیہ دریافت

بعض دفعہ حقیقت افسانے سے بھی زیادہ دلچسپ ہوتی ہے۔ یہ خبر جو سائنس فکشن لگتی ہے اسی طرح کی ہے۔ فن لینڈ کی Tempere University of Technology کی لیبارٹری میں کسی اور تجربہ کے دوران اتفاقیہ طور پر ایک ایسا آلہ سامنے آیا جو چیزوں کے وزن کو کم کر سکتا ہے۔ اس سے یہ امکان پیدا ہو گیا کہ مستقبل میں ایسی مشینیں وجود میں آ جائیں گی جو کشش ثقل (Gravity) کو کمزور یا ختم کر سکیں گی اور یہ ایسی بنیادی قسم کی ایجاد ہو گی جس کی کوکھ سے ان گنت مزید ایجادیں جنم لیں گی۔

اکثر سائنس دان ابھی اس دریافت کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں لیکن امریکی ادارہ NASA اسے سنجیدگی سے لے رہا ہے۔ انہوں نے اس پر کام کرنے کے لئے خاصی رقم مختص کر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اس کو دیکھیں گے نہیں تو ہمیں پتہ کیسے لگے گا کہ یہ کس حد تک درست ہے۔

کشش ثقل پر قابو پا کر چیزیں بے وزن ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگیں گی اور اس سے کئی مفید کام لئے جا سکیں گے۔ اگر سائنس دان اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر اونچی اونچی عمارتوں کے ساتھ لفٹوں کی بجائے ایسی مشینیں لگی ہونگی کہ آپ اس میں بیٹھیں اور بے وزن ہو کر ایک جست لگائیں اور جس منزل پر چاہیں پہنچ جائیں۔ آج کل راکٹوں کو اڑانے کے لئے ان کو بہت تیز رفتار کرنا پڑتا ہے تا زمین کی کشش سے آزاد ہو جائیں اور آسمان میں چکر لگاتے رہیں لیکن یہ خاصہ پیچیدہ اور مہنگا کام ہے لیکن اس ایجاد کے بعد راکٹ اور مواصلاتی سیلائٹ بہت سادہ اور سستے ہو جائیں گے جس سے فون، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ تقریباً مفت ہو جائیں گے۔ عام لوگ بھی خلا کا سفر کر سکیں گے اور زمین کا نظارہ آسمان پر بہت اونچا جا کر کر سکیں گے۔ پن بجلی بہت سستی ہو جائے گی بس پانی کے دو بڑے تالاب چاہئے ہونگے جن میں سے ایک نچلی سطح پر ہو گا اور دوسرا اس سے اونچا ہو گا۔ نچلے تالاب کے پانی کو بے وزن کر کے اوپر والے تالاب میں پمپ کیا جائے گا اور اوپر والے تالاب سے عام کشش ثقل کے اصول پر پانی اوپر سے نیچے گرا کر ٹربائن اور جنریٹر چلا کر بجلی پیدا کی جا سکے گی۔ وہی پانی بار بار استعمال ہو گا اور اس مسلسل عمل سے بجلی پیدا ہوتی رہے گی۔ الغرض آپ کے سوچنے کی حد تک نئی نئی ایجادات وجود میں آتی رہیں گی۔ ایک دفعہ زمین کی کشش سے جب آزاد ہو گئے تو پھر بے شمار نت نئی ایجادیں سامنے آتی رہیں گی۔

اس ریسرچ ٹیم کے سربراہ Dr Eugene Podkletnov تھے۔ وہ کہتے ہیں یہ دریافت بھی بس ایک حادثہ ہی سمجھیں۔ ہم Super Conductivity پر تجربے کر رہے تھے (جو یہ ہوتی ہے کہ بعض اشیاء (Materials) ایسے ہوتی ہیں کہ اگر ان کو سخت سرد ماحول میں رکھا جائے تو وہ بجلی کی رو کے خلاف اپنی قوت مزاحمت (Resistance) کھو دیتی ہیں۔ اور پھر ان میں سے بجلی گزاریں تو نہ حرارت پیدا ہوتی ہے نہ وولٹیج گرتی ہے اور نہ پاور ضائع ہوتی ہے)۔ چنانچہ ہم ایک تجربہ کے دوران ایک سپر کنڈکٹر جو سیرامک (Ceremic) کی ڈسک کی شکل کا تھا تین بجلی کے مقناطیسوں کے درمیان لٹکا کر ایک ایسے برتن کے اندر تیزی سے گھما رہے تھے جو شدید سرد تھا اور جسے Cryostat کا نام دیا گیا تھا۔ عین تجربہ کے دوران میرا ایک دوست لیبارٹری میں آیا جو پائپ پی رہا تھا جب وہ اس آلہ کے اوپر آیا اور اس نے دھوئیں کا کش ہوا میں چھوڑا تو وہ سیدھا چھت کی طرف چڑھا۔ ہم بڑے حیران ہوئے۔ کئی بار ایسے کیا اور ہر بار اسی طرح ہوا لیکن اس میں اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آئی۔ جب آلہ سے پرے ہٹ کر دھواں چھوڑا جاتا تو وہاں ایسے نہ ہوتا۔ ہمیں لگا کہ یہ کشش ثقل کے خلاف ایک ڈھال کا کام کر رہا ہے پھر یہ تجربات ہم نے کئی دوسری چیزوں کے ساتھ دہرائے اور ہر بار یہی پایا کہ جو چیز اس آلے کے اوپر رکھیں اس کا وزن ۲ فیصد کم ہو جاتا ہے اور اگر دو آلے اوپر نیچے رکھیں تو وزن چار فیصد کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ سائنس دان اس کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس لئے ایسے ماہرین کو بلا کر یہ تجربے ان کی موجودگی میں دہرائے گئے اور انہوں نے کڑی تنقیدی نگاہ سے ان کا جائزہ لیا۔ جب انہوں نے میرے (ڈاکٹر یوجین کے) مشاہدہ کو درست پایا تو برطانیہ کے انسٹی ٹیوٹ آف فزکس نے تجربہ کی اشاعت کو منظور کر لیا۔ (ماخوذ دی ٹیلیگراف، لندن۔ بحوالہ سڈنی مارننگ ہیرلڈ۔ ۲ر ستمبر ۱۹۹۶ء)

اچھی بات ہے سائنس دان جلدی جلدی اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہمیں اپنے ایم ٹی اے کے لئے سستے داموں لائنیں میسر آنے لگیں۔ ☆......☆......☆

نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

واقفین نو کو حتی الوسع اچھی تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن بھی سکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قاری دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اچھی تلاوت کرتے ہیں اور ان کی آواز میں ایک کشش پائی جاتی ہے اور تجوید کے لحاظ سے وہ درست ادائیگی کرتے ہیں۔ لیکن محض پرکشش آواز سے تلاوت میں جان نہیں پڑا کرتی۔ ایسے قاری اگر قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتے ہوں تو وہ تلاوت کا بُت تو بنا دیتے ہیں تلاوت کا زندہ پیکر نہیں بنا سکتے۔ لیکن وہ قاری جو سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں اور تلاوت کے اس مضمون کے نتیجہ میں ان کے دل پگھل رہے ہوتے ہیں ان کے دل میں خدا کی محبت کے جذبات اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی تلاوت میں ایک ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جو اصل روح ہے تلاوت کی۔ تو ایسے گھروں میں جہاں واقفین نو ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہئے۔ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے لیکن ترجمہ کے ساتھ، مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے اور بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے۔ ایک تو روزمرہ کی صبح کی تلاوت ہے، اس میں تو ہو سکتا ہے کہ بغیر سمجھ کے بھی ایک لمبے عرصہ تک آپ کو اسے قرآن کریم پڑھانا ہی ہو گا لیکن ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ سکھانے اور مطالب کی طرف متوجہ کرنے کا پروگرام بھی جاری رہنا چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء۔ مرسلہ وکالت وقف نو، ربوہ)

دفتر ترجمانی

Übersetzungsbüro , Dolmetscherbüro

Sprachen :

Urdu, Punjabi, Bengali,
Persisch, Englisch, Deutsch

اردو، پنجابی، فارسی، بنگالی، انگریزی اور جرمن زبانوں کے ترجمے کا انتظام موجود ہے۔ سرکاری، غیر سرکاری، نجی کاغذات کے معیاری ترجمے کے لئے رابطہ کریں۔

نوٹ: کاغذات بذریعہ پوسٹ بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔

Tel.: 069-97981802, Fax: 069-97981803

Allg. vereidigter Dolmetscher & Übersetzer

Qamar Ahmad

Fleischergasse 12, 60487-Frankfurt/M.

Deutschland

Watch Huzur everyday on Intelsat

Get Connected !!

Zee-TV & ASIANET,

DOORDARSHAN, SONY T.V.

SUNRISE RADIO & BBC

C&KU BAND LNB

Rec.Decorder & Dish, Zee Cards & Dec.

Alpha Telecom's Pre-paid phone cards availble

Just Call !

Authorized Zee Tv (Agent)

Saeed A.Khan

Tel: 00-49 -8257 1694

Fax: 00-49 -8257 92882 (Germany)

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

بحث ختم کرنے کا بہانہ بنایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بالکل غلط الزام ہے کیونکہ لفظ سقیم میں بیزاری کا مضمون زیادہ ہے اور حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کے ستاروں کے عقیدے سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ آیت نمبر ۹۲ میں راغ میں مخفی کارروائی داخل ہے۔ یعنی لوگوں سے نظر بچا کر ان بتوں سے اعلانیہ کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو یعنی تم مردہ ہو کیونکہ کھانا زندگی کی علامت ہے اور پھر زور دار ضرب سے انہیں پارہ پارہ کر دیا اور جونہی یہ خبر پھیلی لوگ بھاگے بھاگے آئے جبکہ حضرت ابراہیم ابھی وہیں موجود تھے۔ پھر انہوں نے ایک چتا تیار کر کے اس میں حضرت ابراہیم کو جلانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے منصوبے کو ناکام کر دیا۔ اور آیت نمبر ۱۰۰ میں حضرت ابراہیم کے مشاہدے اور ارادے کا اظہار ہے یعنی اس واقعہ کے بعد اگرچہ سوسائٹی نرم تو پڑ گئی لیکن مشرک رہی اس لئے حضرت ابراہیم نے ارادہ کر لیا کہ اب وہ خدا سے خالی اس بستی سے کسی اور جگہ ہجرت کر جائیں گے جہاں طمانیت کے ساتھ خدا کی عبادت کر سکیں اور جانے سے پہلے دعا کی، ایک بیٹے کے لئے نہیں بلکہ بہت سے صالحین کی بستی کی طرف جانے کی توفیق پانے کی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے پاک بردبار بیٹے کی بشارت دی اور جب وہ فعال عمر کو پہنچا تو انہوں نے بار بار خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے دیکھا۔ اور حضرت اسماعیل کی رضامندی اور اطاعت آپ کی اعلیٰ تربیت کا ثبوت ہے۔

آیت نمبر ۱۳۱ میں کے بارے میں حضور انور نے فرمایا کہ علماء نے تین الیاسوں کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید نے کوئی حد بندی نہیں کی اس لئے اس زمانے کا ایلیا بھی ان میں شامل ہو گیا ہے۔ ان الیاسوں کا کثرت سے پیدا ہونا حضرت ابراہیم کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ آیت نمبر ۱۳۵ میں قرآن مجید نے اھل لفظ کی جامع مانع تعریف کر دی ہے۔ اس میں شیعہ لوگوں کی اھل کی تعریف کا رد ہے۔ آیت نمبر ۱۳۹ میں خدا تعالیٰ قارئین قرآن کی توجہ اس طرف مبذول فرما رہا ہے کہ صبح شام ان لوگوں کے مقبروں کے پاس سے گزرتے ہو تو کھدائیاں کر کے ان کے حالات معلوم کر کے سبق حاصل کیوں نہیں کرتے۔

بدھ، ۱۱/ مارچ ۱۹۹۸ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۳۵ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آج کا سبق آیت نمبر ۱۴۱ سورۃ الصّٰفّٰت سے شروع ہوا۔ جب حضرت یونس قوم پر آغاز عذاب کے نشانات دیکھ کر لدے پھندے جہاز کی طرف بھاگے۔ حضور انور نے فرمایا ان کے بھاگنے کے نتیجے میں ان کے منصب نبوت پر کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جو ایک دفعہ نبی بنا دیا گیا وہ ہمیشہ نبی رہے گا لیکن کشتی میں قرعہ میں ان کا نام نکل آنے پر انہیں یہ معلوم ضرور ہو گیا کہ وہ غلطی پر تھے۔

حضور انور نے لفظ حوت کے معنی و تفصیل بتائے اور اس کی وضاحت فرمائی کہ یہ سب خدا کی تجویز تھی اور اس طرح یونس بچا لئے گئے۔ آیت نمبر ۱۴۸ میں حضرت یونس کے سو ہزار یا ان سے کچھ زیادہ لوگوں کی طرف نبی مبعوث کر کے بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تو صحیح حساب دان ہے پھر کچھ زیادہ (او یزیدون) کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اتنی بڑی آبادی کے علاقے میں ہر لحہ آبادی بڑھتی رہتی ہے اس لئے کسی لحہ بھی گنتی بالکل وہی نہیں ہو سکتی۔ آیت نمبر ۱۵۰ اور اس سے ذرا آگے کی آیات میں امکان کے طور پر یہ لگتا ہے کہ یہ تمام بد عقائد شاید حضرت یونس کی قوم میں پائے جاتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ جتنی بھی قومیں موجود ہیں وہ کسی نہ کسی نبی کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ کوئی ہندو ہے، کوئی عیسائی ہے، کوئی زرتشتی ہے، کوئی بدھ ہے لیکن کوئی فرعونی نہیں ملے گا۔ اس لئے تاریخ اور وقت گواہی دے رہے ہیں کہ انبیاء کو نصرت عطا کی گئی۔ پس آج اگر مسلمانوں پر کوئی غالب ہے تو یہ خدا کے کلام میں تضاد نہیں بلکہ مسلمانوں کے غیر مومن ہونے کی دلیل ہے کہ وہ خدا کے جُند میں نہیں رہے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے اعراض کرو۔ حضور نے فرمایا ان آیات میں آج کل کے مسلمانوں کی مکمل تصویر کشی کی گئی ہے اور یہ بد قسمتی سے اپنے عمل سے قرآن کی بے حرمتی کرنے والے ہو چکے ہیں۔

جمعرات، ۱۲/ مارچ ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ ۴/ اگست ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۰۸ نشر مکرر کے طور پر ٹرانسمٹ کی گئی۔ اس کلاس میں الرجی پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۳/ مارچ ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ سپیشل پروگرام کے تحت ریکارڈ اور براڈکاسٹ کیا گیا۔ اہم سوال و جواب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے۔

☆...... اگر کوئی زمین پر جرم کرے اور پکڑا نہ جائے اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ اسے معاف کر دے تو جس کے خلاف جرم کیا گیا تھا اس کا کیا بنے گا؟

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کا اسے معاف کر دینا اس کے گزشتہ اچھے کاموں کی وجہ سے ہوگا اور کچھ نیکیاں victim کو دے دے گا اور اگر مجرم کی اتنی نیکیاں نہیں ہیں تو Victim کے گناہ معاف فرما دے گا۔ بہر حال خدا کسی سے بے انصافی نہیں کرے گا۔

☆...... جماعت کو ایک لمبے عرصہ سے حج ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ کب ممکن ہو سکے گا؟ حضور انور نے فرمایا خدا بہتر جانتا ہے۔

☆...... کیا کمال اتاترک کو ایک ماڈل کے طور پر ماننا چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا، ہرگز نہیں۔ ان کی زندگی تو غیر مومنانہ تھی اور میں اس پر روشنی ڈالنا نہیں چاہتا۔ ہاں حب الوطنی میں ماڈل مانا جا سکتا ہے۔ وہ اسلام کے لئے کوئی ماڈل نہ تھے۔

☆...... کیا ہپنوٹزم کی اجازت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کسی اچھی Cause کی خاطر جائز ہے۔

☆...... مغرب میں تبت کے دلائی لامہ کو بہت مانا جاتا ہے۔ حضور انور نے اس کی سیاسی وجوہات پر روشنی ڈالی اور چین کے کردار پر تفصیل سے وضاحت فرمائی۔

☆...... تیسری جنگ عظیم کے بعد سائنس کی کیا پوزیشن ہوگی؟ حضور انور نے فرمایا کہ تیسری جنگ کے بعد کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جو آئن سٹائن نے کہا تھا وہ بتا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ چوتھی جنگ عظیم ڈنڈوں اور سونٹوں سے لڑی جائے گی۔

☆...... چاند کے متعلق اب نئی تحقیقات سامنے آ رہی ہیں۔ کیا زمینی زندگی پر بھی اس کا اثر پڑے گا؟ حضور نے فرمایا کہ چاند پر پانی کی دریافت سے وہاں Space Stations قائم کرنا ممکن ہو جائے گا۔

☆...... کیا قرآن مجید میں ایسے کئی آثار ملتے ہیں کہ زمین پر انسانی نسل کے ختم ہونے پر چاند پر رہا جا سکے؟ حضور انور نے فرمایا کہ امکان موجود ہیں لیکن حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ کب اور کیسے۔ ایسا وقت ضرور آئے گا کہ دوسرے سیاروں کی مخلوقات بھی انسان کے ساتھ ملیں گی۔

☆...... رَبِّ اِنِّی لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔ اس دعا اور باقی دعاؤں میں کیا فرق ہے؟۔ فرمایا اس دعا میں انسان خدا سے ہر فائدہ مند چیز عطا کرنے کی دعا کرتا ہے جبکہ باقیوں میں وہ اپنی خواہشات خدا تعالیٰ کے آگے بیان کر کے ان کی عطا چاہتا ہے۔

☆...... سورۃ الفاتحہ کے بعد لوگ آخر میں آمین بالجہر کیوں زور سے کرتے ہیں؟

☆...... سورۃ الطور آیات ۴۹، ۵۰ میں خدا تعالیٰ نے پہلے اپنے آپ کو صیغہ غائب میں اور پھر متکلم میں کیوں مخاطب کیا؟

☆...... کیا انسان فرشتوں کے ساتھ بھی Communicate کر سکتا ہے۔

☆...... افریقہ میں بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ کیا احمدیت کی وجہ سے ان کے اقتصادی حالات میں بھی تبدیلی آ رہی ہے؟

☆...... حضور انور نے حال ہی میں اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہودی تمام مسلم حکومتوں پر قابض ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کو ان کے ارادوں کا علم ہے؟

☆...... سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۵ کی تشریح کی درخواست کی گئی؟

☆...... یہودیوں کی کتاب میں خدا تعالیٰ یہودیوں کو اپنے بچے کہہ کر خطاب فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں ایسا کیوں نہیں؟

(امتہ المجید چوہدری)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

جنوری ۱۹۹۱ء میں ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی۔ جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۸ گھرانوں کے ۹۲۳ مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔ الحمد للہ اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں، کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ بیرون ملک قیام پذیر احباب اپنی رقوم کسی بھی پاکستانی بنک سے بذریعہ ڈرافٹ بنام سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی بنوا کر بذریعہ ڈاک بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اب جبکہ اس مبارک تحریک میں حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں احباب کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ:

الف...... : اگر وہ اس مبارک تحریک میں ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری ۱۹۹۱ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور جتنا عرصہ جنوری ۱۹۹۱ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

ب...... : جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً یہ گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے جنوری ۱۹۹۱ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ تاکہ وہ ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج...... : احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے، کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کروانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یکصد یتامی کمیٹی، ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ اور MTA پر نشر ہونے والی مجالس سوال و جواب اور پروگرام لقاء مع العرب کا انڈیکس فلاپی ڈسک پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبات جمعہ 1982 تا 1997 کا انڈیکس اب فلاپی ڈسک پر دستیاب ہے۔ ☆...... اسی طرح سوال و جواب کی مختلف مجالس کا انڈیکس بھی 1983 سے 1996 تک دو عدد فلاپی ڈسکس پر مہیا ہے۔ ☆...... لقاء مع العرب میں پوچھے جانے والے سوالات کا انڈیکس بھی 1994 تا 1997 فلاپی ڈسک پر دستیاب ہے ان کی مدد سے آپ بآسانی مطلوبہ کیسٹ تک پہنچ سکتے ہیں۔

ان فلاپی ڈسکس کے حصول اور مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر براہ راست رابطہ کریں۔

Incharge Audio/Vodeo Section

16. Gressenhall Road . London SW18 5QL- UK

پاکستان میں دہشت گردی کا بانی

(ضیاء الحق کی نسبت ایک شیعہ محقق کے تاثرات)

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

داخلی اور خارجی سیاست کے اعتبار سے آج ہمارے محبوب وطن، پاکستان، کے لئے سب سے بڑا مسئلہ انسداد دہشت گردی ہے۔ اس ہوش ربا اور تشویش انگیز مسئلہ سے نپٹنے کے لئے اولین مرحلہ پر یہ کھوج لگانا ضروری ہے کہ باطل کے سیاہ پوش دستوں کا "قافلہ سالار" کون تھا؟

آیئے اس سلسلہ میں پاکستان کے شیعہ محقق اور ماہنامہ 'خیر العمل' لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب ڈاکٹر عسکری بن احمد کے افکار و تاثرات کا انہی کے الفاظ میں مطالعہ کریں۔ آپ مذکورہ رسالہ کے شمارہ ستمبر ۱۹۹۷ء (صفحہ ۲۲ تا ۲۵) میں تحریر فرماتے ہیں:

"موجودہ فرقہ وارانہ منافرت اور بین الفرق الاسلامیہ دہشت گردی کا آغاز جرنل ضیاء الحق مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے دور سے ہوا۔ دور بین نگاہیں یہ بھی دیکھ سکتی ہیں کہ اسی زمانہ میں بھارت میں دارالعلوم دیوبند کا جشن صد سالہ ہوا جس کی صدارت بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی آنجہانی نے کی۔ اور اس دارالعلوم کو بہت بڑی گرانٹ عطا کی۔ اس جشن میں شرکت کے لئے پاکستان سے بھی کئی دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے وفود وہاں گئے۔ اور اندرا گاندھی جو پاکستان کو دولخت کرنے کا باعث بنی تھی اور مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں جس کے ہیلی کوپٹر اور چھاتہ بردار فوج نے کام کیا اسی اندرا گاندھی کے منتر نے دیوبند کے جشن میں جانے والے علماء کی پھڑکی گھما دی۔ اور مغربی پاکستان کی سلامتی کو بھی خطرہ میں ڈال دیا۔

☆...... جرنیل ضیاء الحق کی اسلامائزیشن کے ہر ہر مرحلے پر سعودی عرب کے علماء اور زعماء یہاں پاکستان تشریف لاتے رہے اور ہدایت کاری کرتے رہے۔ انہی دنوں مسجد کعبہ کے امام جماعت محمد بن عبداللہ بن سبیل نے پاکستان میں آکر ارشاد فرمایا کہ جو کچھ ہم سعودی عرب میں کر رہے ہیں وہی کچھ پاکستان میں اہل حدیث کر رہے ہیں۔

☆...... عہد ضیاء الحق میں پاکستان میں پہلی مرتبہ محمد بن عبدالوہاب ڈے منایا گیا اور فلیٹیز ہوٹل کے سابقہ بال روم یعنی ناچ ہال میں منایا گیا جس میں ہم بھی بطور صحافی موجود تھے۔

☆...... اسی زمانے میں سعودی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک بغاوت ہوئی اور باغیوں نے حرم کعبہ میں پناہ لے لی۔ اور وہاں مورچہ بند ہو گئے۔ مشہور یہ کیا گیا کہ (جعلی) امام مہدی آگیا ہے۔ جرنل ضیاء الحق نے پاکستانی فوج سعودیہ کی مدد کے لئے بھیجی۔ گولہ بارود کے استعمال سے باغیوں کو حرم خدا سے نکالا گیا۔ لہذا سعودی حکمرانوں کی نوازشات اور بھی زیادہ ہو گئیں۔

☆...... جرنیل ضیاء الحق آنجہانی نے جو پاکستانی قوانین زکات و صدقات و عشر نافذ کئے ان پر حنبلی فقہ کی چھاپ تھی جسے ہم نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ اور زکوٰۃ میں بیان کیا ہے۔

☆...... جرنل ضیاء الحق نے ملٹری کمانڈوز کے نعرہ علی علی کو بدل کر حق حق کر دیا۔ یاد رہے کہ علی بھی اللہ کا ایک نام ہے۔ حق پتہ نہیں کہ یہ ضیاء الحق کا مخفف ہو۔

☆...... افغان جہاد میں جرنل ضیاء الحق کا حصہ دار ہونا الم نشرح ہے۔ افغان مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں پاکستان آئے جو اب تک یہاں خیمہ بستیوں میں آباد ہیں۔ افغان بچے جوان ہو گئے۔ اکھوڑہ خٹک وغیرہ کے مدارس اہل حدیث کے طالبان ہوئے۔ انہیں دنوں سے مذہبی تنظیم کا نام سپاہ Militant Group ہو گیا۔ مجاہدین اور اب طالبان وغیرہ وہاں جاتے رہے۔ اگلے دن جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں س اور ف مولانا سمیع الحق شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور سابق سینیٹر پاکستان اور مولانا فضل الرحمٰن کا فخریہ بیان تھا کہ طالبان ان کے مدارس کے ہیں۔ (فوجی ٹریننگ اور گوریلا جنگ اور کمانڈو ایکشن اور آتشیں اسلحہ چلانے میں ماہر ہیں)۔ جمعیت العلماء اسلام اور جماعت اسلامی کے جلسوں کی رونق افغان مہاجرین ہی ہوتے رہے۔

☆...... جرنل ضیاء الحق کے زمانہ اقتدار ہی کی باتیں ہیں کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے کتاب الشیعة والسنة اور کتاب البریلویة والسنة وغیرہ شائع کروائیں۔ اول الذکر مذہب شیعہ کی مخالفت میں اور موخر الذکر بریلوی اہلسنت کی مخالفت میں اور یہ دونوں عربی میں تھیں۔ پاکستان میں کم مشہور ہوئیں مگر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں زیادہ مقبول ہوئیں۔ انہیں دنوں میں اہلحدیث کمپلیکس چائنہ چوک لاہور کی تعمیر شروع ہوئی۔ بدقسمتی سے بم حادثہ میں علامہ احسان الٰہی ظہیر سخت زخمی ہو گئے۔ سعودی حکومت ان کو اٹھا کر سعودیہ لے گئی۔ علاج معالجہ کیا مگر وفات پا گئے اور پھر سرزمین عرب میں انہیں دفن کر دیا گیا۔ یہ سب کچھ کیا کیا غمازیاں کرتے ہیں۔

☆...... انہی دنوں سعودی عرب سے ایسا لٹریچر پاکستان آتا رہا اور ماڈل ٹاؤن کی ایک اکادمی اسے مفت تقسیم کرتی رہی۔ سعودی عرب کے منسٹر انفارمیشن دارالافتاء و الدعوۃ والرشاد عبدالعزیز بن باز صاحب کے لکھے کئی پمفلٹ پاکستان میں مفت تقسیم ہوئے۔ جو مخالفت شیعہ میں ہوئے۔ الدعوۃ والرشاد کی کئی برانچیں آج بھی پاکستان میں کام کر رہی ہیں جو Militant ہیں۔

☆...... عازمین حج کے سامان سے ہر قسم کی کتب حتی کہ دعاؤں اور مناجات کی کتب بلکہ پاکستان میں چھپا ہوا قرآن (مصحف عثمان) بھی سعودی کسٹم والے ضبط کر لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ فرقہ وارانہ نہیں ہوتے۔ جب پاکستانی لٹریچر سعودیہ میں نہیں جا سکتا تھا تو وہاں سے فرقہ وارانہ لٹریچر دھڑا دھڑ آتا رہا جو اب بھی آرہا ہے۔

☆...... ۱۹۸۴ء یا ۱۴۰۵ھ میں مولانا محمد منظور نعمانی کی کتاب ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت لاہور سے شائع ہوئی جس میں شیعیت، مرجع شیعیت خمینی اور ایرانی انقلاب کے خلاف زہر بھرا ہے۔

اور اسی کتاب کا اثر تھا کہ پاکستان میں ایرانی سفیر مسٹر گنجی کا سفاکانہ قتل لاہور میں ہوا اور ملتان کے ایرانی سفارت خانہ کو بے دردانہ غارت کیا گیا۔ اور کلچرل ڈائریکٹر کو قتل کر دیا گیا اور لاہور میں ایرانی ثقافتی مرکز اور لائبریری کو لوٹا گیا اور جلایا گیا۔

اور حال ہی میں اسلام آباد میں ہوائی جہازوں کی مرمت اور صفائی کی ٹریننگ لینے والے پانچ ایرانیوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا دیا گیا اور پانچ ٹیکنیشنز کے جنازے بیک وقت دوست ملک ایران بھیجے گئے۔ تاکہ رنگ میں بھنگ پڑے۔

اس کتاب کا مقدمہ مولانا سید ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے جو شیعہ دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

علماء کے علمی بورڈ نے اس کتاب کو ضبط کرنے کی سفارش نہیں کی ہے۔ کیوں؟ شیعہ ممبران بورڈ ہشیار باش۔

☆ جرنیل ضیاء الحق کے دور کی دو یادگاریں یہ بھی ہیں:

۱...... شاہ فیصل نے کتاب التوحید کا اردو ترجمہ پاکستان میں مفت تقسیم فرمایا۔ جس پر لکھا ہے کہ کتاب التوحید مجدد الدعوۃ الاسلامیہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی تصنیف ہے۔ ان کے پوتے عبدالرحمٰن بن حسن کی شرح مسمی بہ فتح المجید ساتھ ہے۔ ان دونوں کا ترجمہ اور تفہیم عطاء اللہ ثاقب نے کی جس کا نام ہدایت المستفید رکھا۔ اس پر لکھا ہے کہ طبع بامر حضرت صاحب الجلالة الملك المعظم فيصل بن عبدالعزيز آل سعود و علیٰ نفقته الخاصة الناشر انصار السنة المحمديه يڈن روڈ لاہور پاکستان.

اس کتاب کی تقدیم میں عطاء اللہ ثاقب نے لکھا ہے کہ پاکستان کے نامور عالم دین، صاحب لوائے توحید، ناصر السنة قامع البدعة العلامه شيخ السيد بديع الدين الشاه السندی الراشدی نے مقدمہ لکھا ہے اور مقدمہ پر آپ کے القابات یہ لکھے ہیں۔ مقدمه من ناصر السنة النبوية ناصر العقيدة السلفيه، قامع البدعة، المجاهد لاعلاءِ كلمة الله، الصلب فی السنة الملازم للعبادة العالم، الفاضل المحدث الفقيهه رئيس المحققين العلامه الشيخ السيد بديع الدين الشاه السندی الراشدی۔ اس مقدمہ کے صفحہ نمبر ۳۰ پر لکھا ہے۔

امام سید جعفر صادق بن محمد بن الباقر بن علی ابن زین العابدین بن الحسین الشہید بن علی ابن ابی طالب سے (سب سے پہلی۔ عسکری) كتاب التوحيد (المسمى به الادلة على الحكمة والتدبير و الرد على القائلين بالاهمال و منكرى العمل) مروی ہے۔

مقدمہ لکھنے والے کے القابات دیکھئے اور اس کا یہ مبلغ علم ملاحظہ فرمایئے کہ ائمہ اطہار آل رسول کا نسب نامہ کیا کا کیا کر دیا؟ اللہ اسے پوچھے۔ اگر جان بوجھ کر کیا تو مجرم بنا اور اگر نادانستہ ہوا تو معافی مانگنا ہوگی۔ صحیح یوں ہے امام جعفر الصادق بن محمدالباقر بن علی زین العابدین ...... الخ۔

یہ بھی یاد رہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی کتاب التوحید اور ہے مگر محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید اور ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سلفیوں کے سلف میں محمد بن عبدالوہاب ہے۔ امام جعفر الصادق علیہ السلام نہیں ہیں۔

ماہنامہ خیر العمل میں ہم نے اس پر اسی زمانہ میں ایک مضمون لکھا۔ مگر کسی کونے سے اس عبارت کے لئے معافی نہ مانگی گئی اور نہ اگلے ایڈیشن میں صحیح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

علماء کے موجودہ علمی بورڈ میں کیا کوئی رجل رشید ایسا ہے جو اس کتاب کو ضبط کروائے۔ اور شاہ فیصل کے وارثان سے اس کے لئے معافی نامہ لکھوائیں۔ جنہوں نے اس بات پر اپنی جیب خاص خالی کر دی۔

۲...... القرآن الكريم و ترجمة معانيه و تفسيره الى اللغة الارديه کے سرنامہ پہ لکھا ھے . هذا المصحف الشريف و ترجمة و تفسيره هدية من خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود۔

اس میں ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن اور تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ہے۔ (اول الذکر بھارتی دیوبندی جبکہ موخر الذکر پاکستانی دیوبندی ہے)

یہ قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز ملک سعودیہ آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے جو ہر بھارتی اور پاکستانی کو مفت عطا ہوتا ہے۔ دو چار سال سے ہوتا آرہا ہے۔

یہ شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ میں زیر نگرانی وزارت اوقاف سعودی عرب ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۴۱۳ھ طبع ہوا۔ یہ اردو ترجمہ اسلامی جمہوریہ پاکستان (بزمانہ جرنل ضیاء الحق) کے وزارت مذہبی امور کے حضرت مولانا ابوالحسن علی الندوی کی طرف سے معتمد و مصدق ہے۔ اس کی ضروری تصحیحات کا مراجعہ رابطہ عالم اسلامی (ادارہ القرآن الکریم) کی طرف سے فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ شاہ نے کیا ہے۔ (مذکورہ بالا مولانا محمد منظور نعمانی کی کتاب ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت کا مقدمہ بھی انہیں مولانا سید ابوالحسن ندوی صاحب کا ہے)

الغرض اس ترجمہ اور تفسیر کی سفارش جرنل ضیاء الحق کے عہد میں ندوی صاحب کے ذریعہ سے کی گئی۔ ہماری گزارش تو صرف یہ ہے کہ یہ یک طرفہ تبلیغ مجدیت و سعودیت، اہل حدیثیت اور دیوبندیت کیوں روا رکھی گئی ہے؟ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ ہر حاجی کی زبان پر ہے کہ ہر عازم حرمین شریفین کے سامان سے سعودیہ کے کسٹم حکام ہر قسم کی دعاؤں و مناجات کی کتب، قرآن مجید کے ہر قسم کے غیر ملکی مگر ممالک اسلامی کے نسخے اور قرآن کے تراجم و تفاسیر کو نکال پھینکتے ہیں۔

گویا غیر ملکی اسلامی لٹریچر کو مملکت سعودیہ میں جانے نہیں دیا جاتا۔ بریلوی اہلسنت کا ترجمہ و تفسیر کنز الایمان و نور العرفان وہاں ضبط ہیں اور وہاں کسی غیر ملکی اسلامی مذہب کو اپنا لٹریچر، اپنی مسجد، اپنا دینی مدرسہ بنانے اور اپنے مذہبی رسوم کو بجالانے کی قطعاً ممانعت ہے۔ حالانکہ سعودی عرب میں وہاں کے مقامی شیعہ مومنین کو کسی قسم کی مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے، حالانکہ ملک معظم سعودی عرب شاہ فیصل نے پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد میں شاہ فیصل مسجد (خیمہ مسجد) تعمیر کروائی۔ جو واقعی مجدیت اور سعودیت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اور وہابیت کا ماحول اسلامی قائد اعظم بین الاقوامی یونیورسٹی اور تحقیقات اسلامیہ میں چھایا ہوا ہے۔

☆...... گوادر کی بندرگاہ کی باتیں ہوتی رہتی ہیں جہاں سے دراصل عرب امارات اور سعودیہ سے نزدیک ترین راستہ ہے۔ گوادر مکران کا ہی حصہ ہے جہاں پر وہابی یلغار ہونے کا بھرپور خطرہ ہے۔

☆...... اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ سانحہ بہاولپور

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

☆......☆......☆......☆

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

پاکستان کے احمدیوں کی
ممتاز قابل رشک خدمات

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

دُنیائے سائنس کا عبقری
ڈاکٹر عبدالسلام

ڈاکٹر عبدالسلام کا شمار اس صدی کے مشہور ترین اور کامیاب ترین سائنس دانوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے ملک پاکستان کا نام چار اکناف عالم میں روشن کیا بلکہ پورے عالم اسلام کا سرمایہ افتخار ثابت ہوئے۔ عبدالسلام بچپن سے ہی غیر معمولی خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جھنگ جیسے پسماندہ علاقہ سے اپنی تعلیم کا آغاز کرنے کے باوجود وہ میٹرک سے لے کر ایم۔ اے تک تمام امتحانات میں یونیورسٹی بھر میں اول رہے۔ اس طرح انہوں نے یونیورسٹی کے امتحانات میں ہمیشہ اول آنے والے ہندو اور سکھ طلباء کا طلسم توڑ دیا اور مسلمانوں کے احساس کمتری کو ختم کردیا۔

خدائی نصرت کے کرشمے :

عبدالسلام ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ایم اے میں ریکارڈ کامیابی حاصل کرنے کے باوجود اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بیرون ملک جانا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ لیکن قدرت نے ان کی پشت پناہی کی اور ۱۹۴۶ء میں انہیں کیمبرج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکومت پنجاب سے وظیفہ مل گیا۔ عبدالسلام نے برطانیہ کی شہرہ آفاق یونیورسٹی کیمبرج میں آنرز گریجوئیٹ کا تین سالہ کورس اپنی انتہائی قابلیت اور محنت کے ذریعہ دو سال میں ہی مکمل کرلیا۔ یہ ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے جبکہ ان کی عمر صرف بائیس سال تھی۔

(تاریخ پیدائش ۲۹/ جنوری ۱۹۲۶ء)۔

پاکستان کے ایک ممتاز سائنس دان ڈاکٹر عبدالغنی جو خود بھی فزکس میں پی ایچ ڈی ہیں اپنی مایہ ناز کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" میں سلام کے کیمبرج میں حصول تعلیم کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :

"انہوں نے اپنا تین سالہ Tripos (کیمبرج یونیورسٹی کا آنرز گریجویٹ کورس۔ ناقل) دو ہی سالوں میں مکمل کرلیا اور بغیر کسی مشکل کے Wrangler (فرسٹ کلاس آنرز گریجویٹ۔ ناقل) بن گئے"۔ (صفحہ ۲۹)

چند سال بعد جب عبدالسلام نے کیمبرج سے طبیعات میں پی ایچ ڈی مکمل کرلی تو ان کی زبردست ریسرچ اور قابلیت کے باعث ۱۹۵۳ء میں انہیں کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے ازخود لیکچر شپ کی پیشکش موصول ہوئی جس کے نتیجے میں ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۴ء میں کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرر بن گئے"۔

ڈاکٹر عبدالغنی تحریر کرتے ہیں، "عبدالسلام برصغیر ہندوپاک بلکہ اسلامی دنیا کے پہلے سائنس دان تھے جنہیں کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچرار کے عہدے کی پیشکش کی گئی تھی"۔ ("ڈاکٹر عبدالسلام" صفحہ ۵۹)

ڈاکٹر عبدالغنی مزید تحریر کرتے ہیں: "کیمبرج میں قیام کے دوران سلام بحیثیت سائنسی محقق اور بحیثیت انسان اپنے روزافزوں علم و تجربہ کے سبب بلاد شواری تیزی سے ترقیوں کے زینے چڑھتے چلے گئے۔ وہ اپنے ریسرچ ورک میں بے حد سرگرم اور انتھک محنت کرنے والے انسان تھے"۔ (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۶۲)

اور اس شب و روز محنت کا نتیجہ کیا نکلا؟ جواب یہ ہے کہ "۱۹۵۷ء تک سلام دنیا کے چوٹی کے ماہر طبیعات کی حیثیت سے شہرت حاصل کرچکے تھے" (صفحہ ۶۴)

ڈاکٹر عبدالغنی کی زبانی ایک اور پر لطف بات سنئے :

"۱۹۵۷ء میں سلام تین سال گزرنے کے بعد ۳۱ سال کی عمر میں کیمبرج کی لیکچر شپ سے امپیریل کالج لندن کے فُل پروفیسر بن گئے اس طرح وہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک اینگلوسیکسن سوسائٹی میں یہ اہم عہدہ حاصل کیا تھا۔ اور ان کے اعزاز حاصل کرنے کے بعد ہی ان کے ملک کو یہ احساس ہونا شروع ہوا کہ سلام میں ان کا ایک مایہ ناز سپوت موجود ہے جو آگے چل کر ایک قابل فخر انسان بنے گا"۔ (صفحہ ۶۴،۶۵)

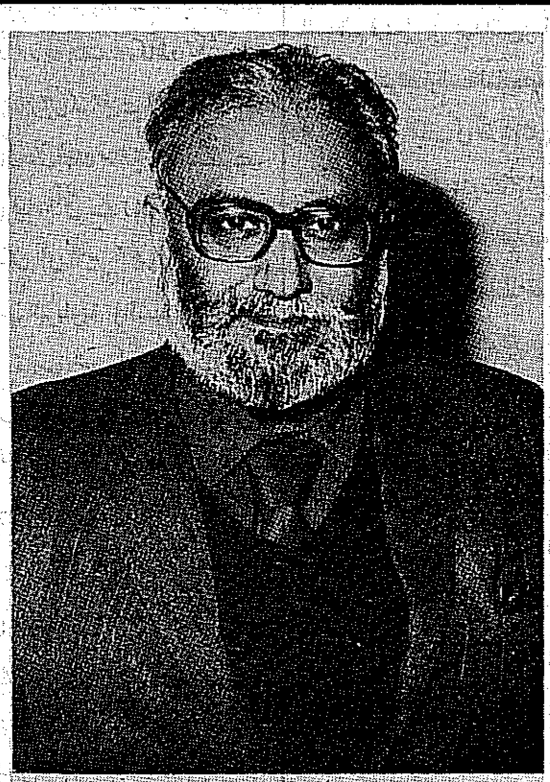

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

وطن عزیز میں قدردانی :

۱۹۶۱ء میں برطانیہ کی سب سے بڑی سائنسی سوسائٹی یعنی فزیکل سوسائٹی کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام کو پہلا میکسویل میڈل ملنے پر صدر پاکستان محمد ایوب خان نے اپنے تہنیتی پیغام میں ڈاکٹر عبدالسلام کو ملک و قوم کے لئے "سرمایہ فخر و مباہات" قرار دیا۔ ۱۹۶۱ء میں انہیں صدر پاکستان کا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام پورے تیرہ برس یعنی ۱۹۷۴ء تک بلا معاوضہ اس عہدے پر کام کرتے رہے اور علمی و سائنسی میدان میں وطن عزیز کی گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے۔

گرانقدر خدمات کا کچھ تذکرہ :

ڈاکٹر عبدالسلام نے وطن عزیز کے لئے جو قابل فخر اور بے لوث خدمات انجام دیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں :

۱...... سائنسدانوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے طبیعات میں پوسٹ گریجویٹ سٹڈیز (Studies) کے لئے چھ سالہ وظائف کا انتظام

۲...... میزائل ریسرچ اور اس سے ملحقہ میدانوں میں ترقی کے لئے خلاء اور بالائی فضاء کی تحقیق کمیٹی "سپارکو" کا قیام جس کے وہ خود چیئرمین بھی رہے۔

۳...... ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنسی تعلیمات اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی خاطر صدر ایوب خان سے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلئیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی منظوری لی اور اسلام آباد میں PINSTECH کا قیام عمل میں آیا۔

۴...... سیدو شریف کی سوات کانفرنس ڈاکٹر عبدالسلام کے مشورہ پر اگست ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوئی۔ صدر ایوب خان خود بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے ملک کے چوٹی کے سائنس دانوں کے سامنے نہایت ہی اہم مفید تجاویز پیش کیں۔ ڈاکٹر عبدالغنی نے اس کانفرنس کے لئے "خاص الخاص سائنس کانفرنس" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۲۰)

۵...... سیم اور تھور پاکستان کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اس بارہ میں چند ایک مضامین لکھے اور حکومت پاکستان کو توجہ دلائی کہ اس مسئلہ سے نمٹنے کے لئے امریکی ماہرین کی ایک ٹیم پاکستان بلوائی جائے۔ بعد میں ایک اہم موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام کی ملاقات امریکی صدر کینیڈی کے سائنسی مشیر جیروم ویسنر (Jerome Wiesner) کے ساتھ ہوئی اور بالآخر صدر کینیڈی کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطح کے ماہرین کی ٹیم سیم اور تھور کے مسئلہ کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان آئی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے "ڈاکٹر عبدالغنی کی کتاب" ڈاکٹر عبدالسلام" صفحہ ۱۲۱-۱۲۲)

اسلامک سائنس فاؤنڈیشن
پورے عالم اسلام کی خدمت

پاکستان اور پوری اسلامی دنیا کی خدمت کے سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک عظیم کارنامہ اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے قیام کی وہ تجویز ہے جو انہوں نے ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ پہلی اسلامی کانفرنس کے موقع پر پیش کی تھی۔ اس بارہ میں ڈاکٹر عبدالغنی تحریر کرتے ہیں :

"سلام نے یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ممالک کی مدد سے عمل میں لایا جائے۔ فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں...... اسے مسلم ممالک کے چوٹی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں"۔ (ڈاکٹر عبدالسلام، صفحہ ۱۳۶)

آگے چل کر ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں :

"سلام کی ان تجاویز پر تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں کی طرف سے فوری غور و خوض کیا جانے لگا۔ ۱۹۸۱ء کی طائف کانفرنس کے موقع پر مسلمان ممالک نے فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے پچاس ملین ڈالر کی رقم کے حق میں ووٹ دیئے۔ سلام کی تجویز کردہ ایک بلین ڈالر کی رقم (جو فورڈ فاؤنڈیشن کے اثاثوں کے برابر تھی) کے مقابلہ میں یہ رقم کافی کم تھی"۔ (صفحہ ۱۳۶)

دنیا بھر کی خدمت :

یہ ایک ریکارڈ شدہ حقیقت ہے کہ عبدالسلام کی پیدائش سے کئی ماہ پیشتر ۱۹۲۵ء میں ان کے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحبؓ کو خدائی بشارت کے ذریعہ کشفاً بتا دیا گیا تھا کہ ان کے ہاں ایک بیٹا جنم لے گا اور اس کا نام عبدالسلام بتایا گیا۔ آگے چل کر یہ بیٹا واقعی اسم بامسمّٰی ثابت ہوا۔ جوں جوں ڈاکٹر عبدالسلام سائنس اور علم کے افق پر نمایاں ہوتے گئے توں توں ان کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمدردی کا جذبہ ترقی کرتا چلا گیا۔ دنیا میں غربت، افلاس، بیماری اور پسماندگی کو دیکھ کر ان کا دل کڑھتا تھا اور وہ ساری عمر ان مسائل کو حل کرنے کے بارہ میں سوچتے رہے۔ ان کا نتیجہ فکر بجا طور پر یہ تھا کہ ان مسائل کا حل مثبت سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہے۔ اس لئے وہ خاص طور پر پسماندہ اور تیسری دنیا کے ممالک کے سائنسدانوں کی ترقی و توقیر کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء میں انہوں نے بین الاقوامی سطح پر نظریاتی طبیعات کے مرکز کے قیام کے بارہ میں سوچنا شروع کیا۔ ان کی شدید خواہش اور کوشش تھی کہ یہ مرکز پاکستان میں قائم کیا جائے اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پاکستان کو بے مثال اعزاز حاصل ہو لیکن افسوس ایسا نہ ہوسکا اور آخر ۱۹۶۴ء میں اٹلی کی حکومت نے فراخدلانہ پیشکش کی اور ڈاکٹر عبدالسلام اٹلی کے شہر ٹریسٹے (Treste) میں نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

مرکز کی زبردست کامیابی :

اس مرکز کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں :

"اس مرکز نے ۹۷ ملکوں کے چوٹی کے ماہرین طبیعات کو بحیثیت وزیٹر (Visitor) خوش آمدید کہا جن میں سے ۸۰ کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے تھا"۔ (صفحہ ۱۱۷)

ڈاکٹر عبدالغنی ایک اور مقام پر تحریر کرتے ہیں :

"چونکہ یہ سلام تھے جس نے سب سے پہلے ایک ایسے مرکز کی تجویز پیش کی جہاں تمام ملکوں کے سائنس دان ترقی یافتہ ملکوں کے ممتاز ترین دماغوں کے شانہ بشانہ کام کرسکیں اور پھر انہوں نے اس مرکز کو ٹریسٹ میں قائم کر کے خوش اسلوبی سے چلایا اس لئے ۱۹۶۸ء میں انہیں ایٹم فار پیس (Atom for Peace) پرائز دیا گیا"۔ (ص ۸۵)

اعداد و شمار کے لحاظ سے :

اس بین الاقوامی مرکز (واقع ٹریسٹ۔ اٹلی) کی بے مثال کامیابی اور اس کے خالق ڈاکٹر عبدالسلام کی ذہانت، لیاقت اور کامرانی کے متعلق پاکستان کے انگریزی روزنامہ 'ڈان' (مورخہ ۹۶-۱۱-۲۲) کے ایک اداریہ کا کچھ حصہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ اداریہ ان کی وفات پر لکھا گیا اور اس کا عنوان ہے "ایک عبقری کی وفات" اداریہ نویس رقمطراز ہیں :

"تیسری دنیا میں کم ہی ایسے ماہرین سائنس ہوئے ہیں جن کا انسانی علم کی ترقی میں اتنا بڑا حصہ ہو...... درحقیقت

ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ۱۹۵۰ء سے ذراتی طبیعات کے میدان میں ہونے والی تقریباً ہر پیشرفت میں ان کا حصہ ہے ......ان کو دنیا بھر سے ایوارڈ اور اعزازی ڈگریاں ملیں لیکن غالباً ڈاکٹر سلام کو سب سے زیادہ تکمیل خواہش ٹریسٹ میں تھیوریٹیکل فزکس کے بین الاقوامی مرکز کی تخلیق میں حاصل ہوئی جو انہوں نے ایک ادارہ کی شکل میں قائم کیا جہاں ترقی پذیر ممالک کے سائنس دان ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ ۱۹۶۴ء میں اس کے آغاز سے لے کر گزشتہ برس تک اس مرکز نے یہاں پر آنے والے **چالیس ہزار سے زائد سائنس دانوں کو تحقیق کے میدان میں تربیت دی...... جو چیز انہیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی تھی وہ ان کا انسانیت کے لئے گہرا احساس تھا...... وہ ایک بہتر نئی دنیا کی تخلیق میں دلچسپی رکھتے تھے"۔**

(اداریہ ڈان۔ مورخہ ۲۲.۱۱.۹۶)

سچ ہے ۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان ہونا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

۱۹۷۴ء کا افسوسناک دور

۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۴ء تک بطور سائنسی مشیر اعلیٰ اعزازی طور پر بے لوث اور فقید المثال خدمات دینے والے ڈاکٹر عبدالسلام نے اس وقت مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا جب ستمبر ۱۹۷۴ء میں اس وقت کی ملکی اسمبلی نے ایک جدید وضع کردہ قانون اور فیصلے کی رو سے جماعت احمدیہ کو "غیر مسلم" قرار دے دیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے دینی حمیت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے نام اپنے استعفے میں یہ جراتمندانہ الفاظ تحریر کئے۔

"آپ جانتے ہیں کہ میں اسلام کے احمدیہ فرقہ کا ایک رکن ہوں۔ میرا خیال ہے کہ حال میں قومی اسمبلی نے اس فرقہ سے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے وہ اسلام کی روح کے منافی ہے کیونکہ اسلام مذہبی رواداری کا حامی ہے اور خالق و مخلوق کے تعلق میں مداخلت کرنا اس کی پالیسی نہیں اور نہ کسی اسلامی فرقہ کے بارے میں کفر وارتداد کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے جائز ہے۔ میں قومی اسمبلی کے اس فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عمل درآمد کا آغاز بھی ہو چکا ہے تو میرے لئے یہی بہتر ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کر لوں جس نے ایسا مضحکہ خیز قانون منظور کیا ہے"۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ ۱۳۶،۱۳۷)

کیا صوفی و ملاں کو خبر میرے جنوں کی
ان کا سر دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے!

سائنس کا عظیم ترین انعام

ڈاکٹر عبدالسلام کی لیاقت، عظمت اور سائنس کے میدان میں بلند پروازی کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا کہ ۱۹۷۹ء میں انہوں نے دنیا کا سب سے بڑا اعزاز "نوبیل پرائز" حاصل کیا۔ ان کا یہ اعزاز نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا کے لئے فخر وانبساط کا موجب بنا۔ اس سلسلہ میں چند حوالے ملاحظہ فرمایئے:

(الف)...... روزنامہ جنگ راولپنڈی (مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء) کا اداریہ "پاکستانی سائنسدان کا اعزاز":

"ہر پاکستانی کے لئے یہ بات باعث صدافتخار و اعزاز ہے کہ ان کے ایک ہم وطن ڈاکٹر عبدالسلام نے علم طبیعات میں اس سال نوبیل پرائز حاصل کیا ہے...... ڈاکٹر عبدالسلام کو جو ان دنوں لندن میں ہیں جب اس اعزاز کی خبر ملی تو وہ سجدہ شکر میں گر گئے اور گرنا بھی چاہئے تھے کیونکہ وہ ایک مسلمان سائنس دان ہیں اور اس حقیقت سے واقف ہیں کہ انسان کو قدرت کے رازوں تک رسائی کی توفیق بخشنے والی اسی کی ذات پاک ہے...... ہم انہیں اور اپنے تمام ہم وطنوں کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں"۔

(ب)...... روزنامہ ڈان (انگریزی) مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۹ء کی ایک خبر:

"بدھ کے روز یورپ میں اسلامی کونسل کے جنرل سیکرٹری مسٹر سالم عظام کی طرف سے ایک ظہرانہ دیا گیا جس میں پروفیسر سلام مہمان خصوصی تھے۔ اس موقعہ پر برطانوی سائنس دان اور دوسرے ملکوں کے علاوہ برطانوی مسلمان بھی موجود تھے۔

دریں اثنا پروفیسر سلام کو الجزائر کے وزیر برائے سائنس وٹیکنالوجی، لیبیا کے وزیر تعلیم اور لیبیا کے ایٹمی توانائی کے ڈاکٹر جمعہ کی طرف سے تہنیتی پیغامات موصول ہوئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ **پروفیسر سلام کی کامیابی پوری اسلامی دنیا کے لئے اعزاز ہے"۔**

اپنا بندہ لے گیا اپنے قریں ربّ العباد

ارض پاکستان کا عظیم سپوت، عالم اسلام کا سچا خیر خواہ اور دنیا بھر کے غریبوں اور ضعیفوں کا دردمند اور خدمت گزار ڈاکٹر عبدالسلام بے شمار سائنسی اور علمی خدمات انجام دے کر اور ان گنت وبے مثال کامرانیاں اور سرفرازیاں سمیٹ کر آخر ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء کو اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گیا۔ دنیا بھر میں ان کی شخصیت اور عظمت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی وفات پر اظہار رنج وغم کیا گیا۔ پاکستان کے قومی اخبارات نے ان کا تذکرہ شایان شان طریقہ سے کیا اور ملک وملت کے لئے ان کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں اور خدمات کو سراہا۔ چند حوالے اس ضمن میں پیش خدمت ہیں:

صدر پاکستان اور نگران وزیر اعظم کا خراج تحسین

(الف)......روزنامہ نوائے وقت ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء کی خبر:

"صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے بین الاقوامی شہرت یافتہ پاکستانی سائنسدان **ڈاکٹر عبدالسلام کے انتقال پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک و قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے......** صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام بیرونی دنیا میں پاکستان کے سفیر کی حیثیت رکھتے تھے اور وہ واحد پاکستانی ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں سے نوبیل انعام حاصل کیا"۔

(ب)......روزنامہ جنگ مورخہ ۲۲-۱۱-۹۶ صفحہ اول پر ۶ لکھتا ہے: "۱۹۵۸ء اور ۱۹۸۳ء کے درمیانی عرصے میں ڈاکٹر عبدالسلام نے متعدد ایوارڈز حاصل کئے۔ حکومت پاکستان نے ان کی خدمات کے سلسلہ میں ستارہ پاکستان، پرائیڈ آف پرفارمنس اور آرڈر آف نشان امتیاز کے اعزازات سے نوازا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صدر پاکستان کے چیف ایڈوائزر تھے۔ انہیں دنیا کی چھتیس یونیورسٹیوں نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں دی تھیں۔

(ج)...... فرنٹیر پوسٹ (انگریزی) مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۶ء کے اداریہ کا ایک حصہ:

"ان کی وفات سے پاکستان بلکہ درحقیقت مسلم دنیا کی سائنس کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے کیونکہ وہ واحد سائنس دان تھے جن کا طبیعات میں کارہائے نمایاں دکھانے کی وجہ سے دنیا بھر میں عزت و احترام کیا جاتا تھا۔ اکثر عظیم مردوں کی طرح ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی سادگی کی عکاسی کرتی تھی۔ وہ مکمل طور پر سائنس خصوصاً طبیعات کے لئے وقف تھے۔ انہیں کسی اور چیز سے غرض نہ تھی۔ انہیں ایک اور چیز سے بھی عشق تھا پاکستان سے!!"

اول و آخر پاکستانی

(د)...... روزنامہ پاکستان لاہور کے اداریے (۲۳ نومبر ۱۹۹۶ء) سے اقتباس:

"ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان سے شیفتگی کے کئی مظاہر دیکھنے میں آئے۔ انہوں نے نوبیل انعام حاصل کرتے وقت قومی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ انہوں نے ایٹمی کمیشن اور کراچی میں ایٹمی بجلی گھر کے قیام کے ضمن میں جو تحریک کی اس کے دوررس نتائج مرتب ہوئے"۔

(ر)...... نیشن (انگریزی) لاہور کا اداریہ ۲۴ نومبر ۱۹۹۶ء کا ایک حصہ ملاحظہ فرمایئے:

"یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ وہ اپنے دل سے ہمیشہ پاکستانی رہے اور ساری دنیا میں پاکستانی سائنس دان کے طور پر جانے جاتے تھے"۔ اب پاکستان کا یہ عظیم مایہ ناز فرزند اپنی وصیت کے مطابق اپنے وطن کی خاک ربوہ میں آسودہ خواب ہے ۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

بقیہ: دہشت گردی کا بانی از صفحہ ۱۱

میں اللہ تعالیٰ نے صدر مملکت ضیاء الحق کو اٹھا لیا۔ جہاز میں آگ لگ گئی۔ وقنا عذاب النار کی راہ کوئی نہ رہی۔ کچھ بھی نہ بچا۔ عینک اور جلی کٹی ایک ٹانگ کو ملبہ سے اٹھا کر شاہ فیصل خیمہ مسجد اسلام آباد کے احاطہ میں دفن کر دیا گیا کہ یہ مرد حق کا لاشہ ہے۔ سعودی عرب نے اس قبر و قبہ کو کیونکر برداشت کیا؟ ذرا بھی احتجاج نہ کیا۔ آخر کیوں؟

سعودیہ میں جنت البقیع کی قبروں اور قبوں کو سعودیوں نے مسمار کر دیا ہوا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کے اعزاء واقارب، آل وعترت رسول، اصحاب رسولؐ، امہات المومنین کی قبور کے نشانات تک مٹا دئے گئے ہیں کہ یہ قبر پرستی اور شرک ہے۔ فیصل مسجد کے احاطہ میں جرنل ضیاء الحق کی قبر اور قبہ (چھتہ) کو برداشت کرنا کیا کیا غمازیاں کرتا ہے۔

☆...... اسی دور میں شیعہ وہابی کے مابین ہونے والے وہ مناظرے جو ۱۹۲۰ء اور ۱۹۴۰ء کے دوران ہوئے ان کی روئیدادیں جب تو چھپائی نہ گئیں مگر عہد ضیاء الحق میں غلط ملط روئیدادیں وہابیوں، اہلحدیثوں اور دیوبندیوں نے شائع کیں۔ مثلاً مناظرہ مکیریاں جو مابین ضیغم اسلام علامہ مرزا احمد علی اعلی اللہ مقامہ اور مولوی کرم دین بھین کے درمیان پچاسوں سال پہلے ہوا تھا۔ آج ان دونوں میں کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ اس زمانے میں مشہور ہوا تھا۔

کرم دین بھیاں دا
نہ سنیاں دا نہ شیعاں دا

☆......ضیاء الحق آنجہانی کی ہر برسی کے موقع پر اس قبر اور احاطہ فیصل مسجد میں ہر سال کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے لگائے جاتے رہے اور صاحبان اقتدار اور جرنیل ضیاء الحق کی مارشل لاء کی باقیات جلسہ کی صدارت کرتے ہوتے۔ سپاہ صحابہ کے ان فرقہ وارانہ منافرتی نعروں کی حوصلہ شکنی کبھی نہ کی گئی۔ آج نو برس کی برسیوں میں یہی ہوتا رہا۔ کیونکہ حزب اقتدار کی یہ سپاہ دم چھلہ پارٹی ہے۔

☆......۱۷ اگست ۱۹۹۷ء کو فیصل مسجد کے احاطہ میں جرنیل ضیاء الحق کی برسی کے موقع پر بہت بڑے اجتماع سے موجودہ وزیر اعظم پاکستان نے تقریر کرتے برملا کہا کہ وہ جرنل ضیاء الحق کے مشن کو پورا کریں گے۔

جولائی ۱۹۷۷ء میں ضیائی مارشل لاء لگا اور آمریت نے خوب خوب جوہر دکھلائے۔

کلاشنکوف کلچر اسی عہد کی یادگار ہے۔ اور اداروں میں کرپشن بڑھی، سیاچین کا معرکہ اب تک گرم ہے۔ اگرچہ وہاں گھاس نہیں ہوتی مگر شاہراہ ریشم پر جنگی نوعیت کا مقام ہے۔ اسی عہد میں دینی مدارس کو غیر ضروری مالی امداد اور تحفظات مہیا کئے گئے۔ زکات فنڈ سے ان کو نوازا گیا۔ وہابیت اور دیوبندیت اور اہلحدیثیت والوں کو خوب رجایا گیا۔ سرکاری محکمے اوقاف اور تحقیقات اسلامیہ اور دینی یونیورسٹیوں پر انہیں علماء کو قابض کر دیا گیا۔

غرضیکہ ان کے لئے طاقت کا مظاہرہ اور مذہبی منافرت پھیلانے کے مواقع مہیا کئے گئے۔ اور اسی کے نتیجے میں مسجدوں میں نمازیوں، دینی مدارس میں طالبعلموں اور امام بارگاہوں میں عزاداروں کا قتل و خون روا رکھا گیا۔ آج کی مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی کے بیج اسی عہد میں بوئے گئے۔ یاد کرئیے کہ اسی عہد میں لاہور کے پچاسوں امام باڑوں کو ایک رات میں جلا کر راکھ کر دیا گیا مگر حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ یہ سب یکطرفہ تھا۔ رفتہ رفتہ پھر دو طرفہ دہشت گردی ہونے لگی۔

ہمیں افسوس ہے کہ انسداد دہشت گردی بل وایکٹ ۱۹۹۷ء میں موجودہ دہشت گردی کی ان بنیادی وجوہات کو روکنے کی قطعاً کوئی تدبیر نہیں کی گئی۔ جب تک جڑ ناس نہ کی جائے فتنہ پروری کا ستیاناس نہ ہوگا"۔ ☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ہمراہ ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵ردسمبر ۹۷ء میں شامل اشاعت جناب خلیق بن فائق گورداسپوری کی ایک نظم میں جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۷ء کی تصویر کشی کی گئی ہے- اس نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں-

ایک انبوہ تھا اُمڈا ہوا انسانوں کا
جذبہ شوق بھی دیکھا ترے دیوانوں کا
ہر کوئی طالب دیدار تھا دیوانہ وار
شمع پہ جھوم کے آنا تیرے پروانوں کا
رنگ اور نسل میں رکھا نہ کوئی فرق روا
حال ایسا تو کہیں دیکھا نہ ایوانوں کا

-......☆......☆......☆......-

پوسٹل انٹرویو
مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

روزنامہ "الفضل" کے پوسٹل انٹرویوز کے سلسلہ میں مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج جرمنی (وسابق امیر و مشنری انچارج امریکہ) کا انٹرویو ۱۹ردسمبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے-

مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب ۲۵رستمبر ۱۹۲۲ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے- آپ کے والد مکرم میاں سراج الدین صاحب نے ۱۹۱۶ء میں احمدیت قبول کی تھی اور یہ خبر سن کر آپ کی پہلی بیوی کے بھائیوں نے عدالت میں خلع کے لئے مقدمہ کردیا- اگرچہ یہ مقدمہ عدالت سے خارج کردیا گیا لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ آپکی بیوی خود آجائے تو آنے دو ورنہ عمر بھر سزا کاٹے- مگر وہ بیوی بھائیوں کی سختی کی وجہ سے واپس اپنے گھر نہیں آئی- چنانچہ آپ کے والد صاحب کی دوسری شادی ایک احمدی خاتون محترمہ خیراں بی بی صاحبہ سے ہوئی- لیکن جب اولاد کے کوئی آثار دکھائی نہ دیئے بلکہ ڈاکٹروں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس خاتون کے اولاد نہیں ہوسکتی تو پھر حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب کی ولادت ہوئی اور اس ولادت سے پہلے آپکے والد صاحب کو خواب کے ذریعے بشارت بھی دی گئی کہ انکے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو حضرت مولوی جلال الدین شمس صاحبؓ کے ہمراہ دعوت الی اللہ کے لئے لندن گیا ہے- یہ خواب ۱۹۵۰ء میں اس وقت پوری ہوئی جب مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب کو غانا جاتے ہوئے لندن میں کچھ عرصہ قیام کا موقعہ ملا-

مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب نے مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعہ واقفین اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی- پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور B.A. کیا- ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک آپ بطور مربی سلسلہ غانا میں مقیم رہے- ۵۹ء تک وکالت تبشیر ربوہ میں خدمت بجالائے اور پھر ۷۰ء تک پہلے ۳ سال مربی سلسلہ اور پھر ۸ سال بطور امیر و مشنری انچارج غانا خدمات انجام دیں- ۶۵ء سے ۷۰ء تک مغربی افریقہ زون کے مربی انچارج بھی رہے- ۷۰ء میں حدیقۃ المبشرین کے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے- ۷۲ء میں دوبارہ غانا کے امیر و مشنری انچارج بنائے گئے اور ۷۵ء میں سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے طور پر تقرر ہوا- ۳۱راگست ۷۷ء کو امیر و مشنری انچارج امریکہ کا چارج لیا- ۷۹ء میں ویسٹ کوسٹ امریکہ کے مربی متعین ہوئے- ۸۱ء تا دسمبر ۸۳ء دوبارہ امیر و مشنری انچارج امریکہ رہے- ۸۴ء میں جامعہ احمدیہ کے وائس پرنسپل مقرر ہوئے اور اگست ۸۵ء سے دسمبر ۸۵ء تک قائمقام پرنسپل رہے- ۸۶ء میں حضور انور کے ارشاد پر آپ کچھ عرصہ بطور مرکزی نمائندہ سورینام، گیانا اور ٹرینیڈاڈ میں مقیم رہے-

غانا میں اپنے قیام کے دوران مکرم کلیم صاحب نے نہ صرف قومی اخبارات ورسائل میں اسلام واحمدیت کے متعلق متعدد خطوط تحریر کئے بلکہ جماعت احمدیہ غانا کے اخبار ماہنامہ "گائیڈنس" کا بھی اجراء کیا اور اس کے پہلے مدیر بھی رہے- کئی دینی پمفلٹ بھی شائع کرنے کی توفیق پائی- قیامِ امریکہ کے دوران پندرہ روزہ "النور" اور ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" سانفرانسسکو سے جاری کئے اور دیگر جماعتی وملکی اخبارات کے لئے بھی مضامین تحریر کئے- آپکے تحریر کردہ متعدد ٹریکٹس اور مضامین کئی کئی بار شائع ہوئے اور بعض کے دیگر زبانوں میں تراجم بھی ہوئے- قیامِ جرمنی کے دوران ماہنامہ "اخبار احمدیہ" بھی آپ نے جاری کیا- نیز مختلف ممالک میں قیام کے دوران متعدد ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں شرکت کی توفیق پائی اور کئی یونیورسٹیوں اور کالجز میں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا- جرمنی میں مختلف قومیتوں کے اجلاسات میں تقاریر کرنے کا موقعہ بھی ملا- کئی ممالک کے سربراہوں کو دینی کتب بھی پیش کرنے کا موقعہ ملا-

-......☆......☆......☆......-

احمدی طلبہ کے اعزازات

☆ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب کو ۱۹۹۳ء میں M.Sc میتھ میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فرسٹ آنے پر وزیر تعلیم نے صدر مملکت کی طرف سے صدارتی اعزاز سبقت اور تمغہ عطا کیا-

☆ مکرمہ عاصمہ باجوہ صاحبہ نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کے کانووکیشن کے موقع پر ۵ طلائی اور ایک نقرئی تمغہ وزیراعظم پاکستان سے حاصل کیا- ان میں ایک صدارتی طلائی تمغہ بھی شامل ہے-

☆ مکرمہ سارہ مختار صاحبہ نے آل پاکستان انٹر بورڈ گرلز پینٹنگ مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے-

☆ مکرم عزیز طاہر احمد غالب صاحب امسال F.A. میں ضلع جھنگ میں آرٹس گروپ لڑکوں میں اول آئے ہیں-

☆ مکرم طاہر احمد غالب صاحب F.A. کے امتحان میں ضلع جھنگ کے لڑکوں میں اول آئے ہیں-

☆ ۳ردسمبر ۹۷ء کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں منعقدہ ایک تقریب میں جن احمدی طلبہ کو تمغہ جات دیئے گئے ان کی تفصیل یہ ہے :

- مکرم محمد محمود طاہر صاحب کو M.A. ابلاغیات سال ۹۲-۹۰ء میں اول آنے پر طلائی تمغہ
- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد مبشر صاحب کو ۸۹ء میں قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے MBBS میں اول آنے پر طلائی تمغہ-
- مکرم نور احمد بشیر صاحب کو M.Sc شماریات میں دوم آنے پر نقرئی تمغہ-

☆ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ فیصل آباد کے مقابلہ جات میں مکرمہ فاطمہ خان صاحبہ نے انگریزی تقریر میں اول پوزیشن حاصل کی جبکہ مکرمہ صدف عابد صاحبہ اردو مباحثہ میں دوم اور فی البدیہہ اردو تقریر میں سوم رہیں-

☆ مکرمہ صدف حفیظ صاحبہ صوبہ سرحد کے طلبہ و طالبات کے مقابلہ تقریر میں مجموعی طور پر اول رہیں-

-......☆......☆......☆......-

بہار جاوداں

مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب کے مجموعہ کلام "بہار جاوداں" پر تبصرہ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷ردسمبر ۹۷ء میں شامل اشاعت ہے- مکرم شاد صاحب کی بعض نظموں نے خوب دھوم مچائی- جن میں سے ایک کا آغاز یوں ہوتا ہے :

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کرکے دکھا دیں گے

مکرم شاد صاحب نے تقریباً ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے- طرز تغزل میں بھی رنگ بھرا ہے اور اپنے بیٹے شہید احمدیت مکرم محمد الیاس عارف صاحب کی یاد میں سوزوگداز کی بزم بھی سجائی ہے- نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں-

ہر اک ہوا ہے آپ کی الفت کا مدعی
ملتا نہیں جہاں میں کوئی نامہ بر مجھے

قدم قدم پہ تری یاد میرے ساتھ رہی
ترے ہی نام سے ہر امر انتساب ہوا

ان کی آمد کے سے خوب سہانے ہوں گے
بالیقیں عید سے پُرکیف زمانے ہوں گے

لگی ہوئی ہیں تری رہ پر مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

ترے حضور میں حاضر ہیں سر جھکائے ہوئے
دل و نظر میں محبت کی لو لگائے ہوئے
بصد خلوص بصد عجز پیش خدمت ہیں
"دعا- سلام" کا ہدیہ جو ہم ہیں لائے ہوئے
وفا کے عہد کو ہم عمر بھر نبھائیں گے
چلیں گے راہِ وفا پر قدم اٹھائے ہوئے

-......☆......☆......☆......-

حضرت عبدالرحیم صاحبؓ

حضرت عبدالرحیم صاحبؓ عرف میاں پولا نے قریباً ۹۳ سال کی عمر میں ۲رنومبر ۷۵ء کو وفات پائی- آپؓ کا ذکر خیر مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۹ردسمبر ۹۷ء میں شائع ہوا ہے-

حضرت عبدالرحیم صاحبؓ کا آبائی گاؤں موضع بھاگی ننگل، قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر تھا- قادیان میں آپؓ کے سسرال رہتے تھے جن کے ہاں اکثر آپؓ کا آنا جانا رہتا تھا- حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی خبر سن کر آپؓ بھی حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور 94-1893ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی- بیعت کے بعد حضورؑ کے فیوض وبرکات سے استفادے کیلئے نماز فجر سے پہلے قادیان پہنچ جاتے اور عشاء کی نماز پڑھ کر واپس روانہ ہوتے-

موضع ننگل میں سوائے آپؓ کے خاندان کے چند گھروں کے باقی ساری آبادی سکھوں کی تھی اور گاؤں میں کوئی مسجد نہ تھی- آپؓ نے ابتداء میں اپنے گھر میں نماز کیلئے جگہ مخصوص کرلی- پھر گاؤں میں مسجد کی تعمیر شروع کی اور انتہائی مخالفت کے باوجود بھی ثابت قدمی سے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرلی تو مخالفین نے آپؓ کو گاؤں کے کنوئیں سے پانی لینے کی ممانعت کردی- اس پر آپؓ نے مسجد میں کنواں بنوالیا- موضع ننگل میں جماعت کا قیام آپ کی کوششوں کے باعث عمل میں آیا اور آپؓ ہی پہلے صدر مقرر ہوئے اور ۱۹۳۹ء میں قادیان سے نقل مکانی کرنے تک اس عہدہ پر فائز رہے- آپؓ نے ایک ملحقہ گاؤں میں بھی جماعت کی داغ بیل ڈالی- اور ضلع امرتسر کے ایک گاؤں جیووالی میں جب آپ ایک شادی پر تشریف لے گئے تو یہ دیکھ کر کہ وہاں کوئی مسجد نہیں ہے آپؓ نے وہاں مسجد کی تعمیر کی تحریک کی اور متوقع اخراجات کا نصف خود ادا کردیا-

ننگل کے ایک سکھ کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ تھی- اس نے منت مانی کہ اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے ہیں تو میرے گھر نرینہ اولاد پیدا ہو اور اگر ایسا ہو جائے تو میں مرزا صاحب کے مریدوں کو گنے کا رس پلاؤں گا- لیکن اس کی اس منت کی سخت مخالفت اسکی بیوی نے کی- کچھ عرصہ بعد اس کو اسقاط حمل ہوگیا جس سے وہ خائف ہوگئی اور پھر اپنے خاوند سے مل کر یہی منت مانگی- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑکا عطا کیا اور انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام آنے والے مہمانوں کو گنے کا رس پلایا...... آپؓ کے ہاں بھی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی چنانچہ گاؤں کے لوگوں نے آپ کو طعنہ دینا شروع کیا کہ تمہارے مرزا صاحب کی برکت سے سکھ کے گھر تو لڑکا پیدا ہوگیا لیکن تمہارے ہاں نہ ہوا- اس پر آپؓ نے حضرت مصلح موعودؓ سے درخواست دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی ایک لڑکا عطا فرمایا-

حضرت میاں پولا صاحبؓ مہمان نوازی اور دیگر جماعتی امور میں بہت وسیع الحوصلہ تھے- ابتداء میں جب بٹالہ سے قادیان تک آمدورفت کی سہولتیں نہ تھیں تو آپؓ راستہ میں مہمانوں کیلئے کافی مقدار میں کھانا وغیرہ تیار کروایا کرتے اور گھوڑوں پر آنے والے مہمانوں کے گھوڑوں کے لئے خوراک بھی مہیا فرماتے- اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر کسیر کی فراہمی میں بھی سالہاسال امداد کرتے رہے-

-......☆......☆......☆......-

مکرم برکت علی لائق صاحب کا منظوم کلام روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ردسمبر ۹۷ء میں ایک پرانی اشاعت سے پیش کیا گیا ہے- چند اشعار ملاحظہ فرمائیں :

زاہد کو اپنے زہد و ریاضت پہ ناز ہے
مجھ سے گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے
گر ہے ادائے ناز پہ ہر نازنیں کو ناز
عشاق کو بھی جذبِ محبت پہ ناز ہے
دل مہبطِ فیوضِ محبت ہے آج کل
اس دل پہ ناز ہے مجھے الفت پہ ناز ہے

-......☆......☆......☆......-

MTV Muslim AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

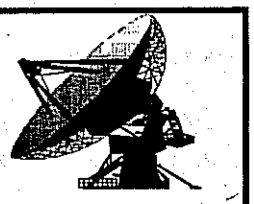

27/03/98 - 02/04/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 27th March 1998
27 Zeqad

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Sura Al-Baqara V115-V119
01.00 Liqaa Ma'al Arab - Session 200,
02.00 Quiz Programme - History of Ahmadiyyat, Part 33
02.30 Duree sameen Correct pronounciation of Nazm
03.05 Urdu Class - Lesson 205 , (R) Rec.14/09/96
04.10 Learning Dutch - Lesson 11 pt1
04.50 Homoeopathy Class with Huzoor - Lesson 112 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - V115-V119 (R)
07.00 Bazm-e-Moshaira Yaum-e-Masih-e-Maud
08.30 Tabarukkat
09.00 Liqaa Ma'al Arab - Session 200,
10.00 Urdu Class - Lesson 205, Rec.14/09/96 (R)
11.00 Computers for Everyone p52
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon, Live
14.05 Bengali Programme
14.30 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.23/03/98
15.30 Friday Sermon ,27.03.98 (R)
17.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec 24.03.98
18.15 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class - (New) Rec. 25/03/98
19.30 German Service:
20.30 Children's class no.70 part2
21.00 Medical Matters Host: Dr. Mujeeb ul Haq Guest: Dr. Kaleem Malik sb.
21.45 Friday Sermon 27/03/98 (R)
22.45 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.23/03/98

Saturday 28th March 1998
28 Zeqad

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor - Class 70, Part 2
01.00 Liqaa Ma'al Arab No.382- (New) Rec.24/03/98
02.00 Friday Sermon 27/03/98 (R)
03.00 Urdu Class Rec.25/03/98
04.05 Computers For Everyone -Part 52 (R)
04.50 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.23/03/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor, Class 70, Part 2
07.00 Saraiki Programme Friday Sermon of 01/08/97 by Huzoor Saraiky tanslation
08.00 Medical Matters
08.45 Liqaa Ma'al Arab Rec.24/03/98
10.00 Urdu Class Rec.25/03/98
11.10 Documentary - Exhibition
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish - Lesson 9
13.00 Indonesian Hour: Tilawat, Dars-e-Hadith, Seerat un Nabi, Dialogue
14.00 Bengali Programme: Welcome address by chairman Jalsa'98
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor- Rec 28.03.98
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec.25/03/98
17.00 Arabic programme: Q & A session with Mustafa Sabit sb.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class - New Rec.27/03/98
19.30 German Service: 1) Geschicte der Ahmadiyya Muslim Jamat 2) Der Diskussionskreis
20.30 Aap Ka Khat Mila
21.00 Question & Answer Session Rec.09/09/95
22.15 Children's Mulaqat with Huzoor - New Rec.28/03/98 (R)
23.25 Learning Swedish - Lesson 9

Sunday 29th March 1998
29 Zeqad

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.30 Children's Corner: Bait Bazi Karachi vs Nawab Shah
01.00 Liqaa Ma'al Arab - 25.03.98(R)
02.00 Canadian Horizons - Q & A session with Huzoor in Canada Rec.25/06/97
03.00 Urdu Class - New Rec.27/03/98
04.00 Learning Swedish - Lesson 9(R)
05.00 Children's Mulaqat with Huzoor - Rec 28.03.98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.30 Children's Corner: Bait Bazi Karachi vs Nawab Shah
07.00 Friday Sermon - 27.03.98 (R)
08.05 Question & Answer Session, Rec.09/09/95
09.00 Liqaa Ma'al Arab - 25.03.98(R)
10.00 Urdu Class - Rec.27/03/98 (R)
11:00 Aap Ka Khat Mila
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese Lesson no.73
13.00 Indonesian Hour: Friday Sermon of 20/01/95 by Huzoor
14.00 Bengali Programme: The glorious Quran from the writings of the Promissed Messiah A.S.
15.00 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends Rec.29/03/98
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec. 26/03/98 New
17.00 African Programme: Documentary about Homoeopathy in Ghana
18.05 Tilawat ,Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class -Rec.28/03/98 New
19.30 German Service: JaMasih 2)Physik 3) Nazm
20.30 Children's Corner - Children's workshop no.5
22.00 Dars-ul-Quran (No.9) 1997 By Huzoor- Rec.20/01/97 Fazl Mosque , London
23.25 Learning Chinese Lesson no.73

Monday 30th March 1998
30 Zeqad

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner: Children's workshop no.5
01.00 Liqaa Ma'al Arab Rec.26/03/98
02.00 M.T.A U.S.A production An Interview with Tariq Sharif
03.00 Urdu Class Rec.28/03/98
04.00 Learning Chinese Lesson no.73
05.00 Mulaqat With Huzoor with English Speaking Friends Rec.29/03/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40 Children's Corner - Children's workshop no.5
07.05 Dars-ul-Quran (No. 9) 1997 By Huzoor Rec.20/01/97 Fazl Mosque, London
08.30 Quiz Programme Quran -e-Kareem No.5
09.00 Liqaa Ma'al Arab- Rec. 26.03.98(R)
10.00 Urdu Class Rec.28/03/98 (R)
11.10 Sports: All Rabwah Atfal ul Ahmadiyya sports
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian - Lesson 49
13.00 Indonesian Hour: Q & A session with Huzoor Rec.09/09/95 Indonesian translation
14.00 Bengali Programme - Fulfiment of Religion Islam
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 113
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Session no.201
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class - Lesson 206
19.30 German Service
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 71, Part 1
21.30 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 113 (R)
23.25 Learning Norwegian - Lesson 49

Tuesday 31st March 1998
1 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 71, Part 1(R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - Session no.201
02.00 Sports: All Rabwah Atfal ul Ahmadiyya sports
03.20 Urdu Class Lesson 206
04.00 Learning Norwegian - Lesson 49
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 113
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor Class 71, Part1
07.00 Pushto Programme - Friday Sermon of 09/08/96 by Huzoor
08.00 Islamic Teachings
09.00 Liqaa Ma'al Arab - Session 201
10.00 Urdu Class - Lesson 206
11.00 Medical Matters: Thyriod
12.05 Tilawat, News
12.30 French Programme Revue de press No.5
13.00 Indonesian Hour: Friday Sermon of 17/03/95 by Huzoor
14.00 Bengali Programme
15.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.31/03/98
16.00 Liqaa Ma'al Arab - Session no.202
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30 Urdu Class - Lesson 207,
19.30 German Service
20.30 Children's Corner :Correct Pronunciation of the Holy Quran Lesson no.28
21.30 Around The Globe - Hamari Kaenat No.117
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.31/03/98
23.00 Hikayat-e-Shereen (N)
23.25 French Programme No.5

Wednesday 1st April 1998
2 Zel Haj

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson no.28
01.00 Liqaa Ma'al Arab No.202
02.00 Medical Matters: Thyriod
03.00 Urdu Class No.207
04.00 French Programme No.5
04.30 Hikayat-e-Shereen (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class Rec.31/03/98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson no.28
07.00 Swahili Programme
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat No.117 (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab No.202
10.00 Urdu Class No.207
11.00 Conversation
12.05 Tilawat, News
12.30 Turkish Programme
13.00 Indonesian Hour: Seerat Hadhrat Masih-e-Maud A.S
14.00 Bengali Programme - Friday Sermon
15.00 Tarjumatul Quran Class Rec.01/04/98
16.00 Liqaa Ma'al Arab No.203
17.00 French Programme: Q & A session with Huzoor Rec.22/07/96
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
18.30 Urdu Class No.208
19.30 German Service
20.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.71 part2
21.00 Al Maidah
21.15 Perahan - Lajna Imaillah
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.01/04/98
23.00 Turkish Programme
23.25 Arabic Programme Summary of Homoeopathy class no.2

Thursday 2nd April 1998
3 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.71 part2 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No.203
02.00 Programme from Canada: Children's class with Huzoor in Canada Rec.30/06/97
03.00 Urdu Class No.208 Rec.22/09/96 (R)
04.00 Turkish Programme
04.30 Arabic Programme: Summary of Homoeopathy class no.2
05.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.01/04/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.71 part2(R)
07.00 Sindhi Programme Muzakra Hamare Aqaid
08.00 Al Maidah
08.15 Perahan
08.55 Liqaa Ma'al Arab No.203
09.55 Urdu Class No.208
11.00 Quiz - History of Ahmadiyyat No.34
11.30 Durr-i-Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch Lesson no.11 part2
13.00 Indonesian Hour: Dars Malfoozat, Quiz
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class No.114 With Huzoor Rec.16/10/95
16.00 Liqaa Ma'al Arab No.204
17.00 Bosnian Programme: Interview with Bosnian friends
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class No.209
19.30 German Service
20.30 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran
21.00 Tabarrukaat
22.00 Homoeopathy Class No.114 with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.25 Learning Dutch

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:
English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, March 27, 1998 No. 13

قابل غور

کتب و رسائل اور اخبارات سے چند مفید اقتباسات

(عبدالسمیع خان۔ ربوہ)

دوسری قسط

فرشتے اترتے ہیں

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ، ۱۸۲۲ء) فرماتے ہیں کہ :

"میں جس زمانے میں دہلی کہنہ میں رہتا تھا کوچہ انبیاء میں ایک سید کے گھر ایک پوربی باندی رہتی تھی جو بالکل جاہلہ تھی اور نماز کی بھی پابند نہ تھی چونکہ وہ عمر رسیدہ ہوگئی تھی اور گھر کے تمام صاحبزادوں پر اپنا حق رکھتی تھی۔ اس لئے وہ لوگ اس کی بڑی خدمت اور دیکھ بھال کرتے تھے جب اس کا آخری وقت ہوا تو وہ ایک آواز پوربی لہجے میں بلند کرتی تھی جس کا مطلب، مفہوم کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ حکماء و صلحاء کو بلا کر دریافت کیا گیا کچھ نہ معلوم ہوا۔ آخر میرے چچا شاہ اہل اللہؒ کے بلانے کی نوبت آئی۔ وہ تشریف لے گئے انہوں نے معلوم کر لیا کہ اس کی زبان سے لا تخافی لا تحزنی (اے عورت مت خوف کر مت غمگین ہو) نکل رہا ہے، چچا صاحب نے اس کے تیمارداروں سے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ یہ الفاظ کس وجہ سے کہہ رہی ہے۔ بڑی کوشش کے بعد اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت (فرشتوں کی آئی ہوئی ہے اس کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں جو میری زبان پر آگئے)۔ پھر آپ نے دریافت کرایا کہ کیا تو ان الفاظ کا مطلب سمجھ رہی ہے؟ اس نے کہا مجھے تو بس اتنا محسوس ہو رہا ہے کہ یہ جماعت مجھے تسلی دے رہی ہے۔ پھر چچا صاحب نے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کس عمل کی وجہ سے یہ تسلی دی جا رہی ہے؟ اس نے کچھ دیر کے بعد کہا کہ یہ حضرات کہہ رہے ہیں کہ تیرے پاس اور اعمال خیر تو نہیں ہیں، البتہ تو ایک دن موسم گرما میں گھی لینے کے لئے بازار گئی تھی جب تو نے گھی لا کر گھر میں جوش دیا تو اس میں سے ایک روپیہ نکلا۔ اول تو نے چاہا کہ اس روپے کو چپکے سے اپنے پاس رکھ لے، اپنے کام میں لائے اس لئے کہ کسی کو اس راز کی خبر نہ تھی، پھر یہ خیال کر کے کہ حق تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے تو نے وہ روپیہ دکاندار کو لوٹا دیا۔ تیرا یہ عمل اللہ کے یہاں پسند ہوا، اسی کی وجہ سے ہم تجھ کو بشارت دے رہے ہیں"۔

(ماہنامہ دارالعلوم جلد ۸ شمارہ ۲ صفحہ ۴۰۔ بحوالہ جواہر پارے از مولانا نعیم الدین مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور صفحہ ۱۵۶)

☆......☆......☆

تجدید اسلام اور تجدید نکاح کریں

چوہدری اظہر شاہد فیصل آباد کا سوال :

"ہمارے گھر کے قریب ایک آدمی فوت ہو گیا۔ اس کی نماز جنازہ میں ہم سب لوگ شریک ہوئے اور پھر اپنے اپنے کام سے چلے گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص قادیانی تھا اور اسے ربوہ میں دفن کرنے کے لئے لے گئے۔ کسی مولوی صاحب نے بتایا کہ جس جس آدمی نے اس نماز جنازہ میں شرکت کی ہے وہ اپنے نکاح دوبارہ پڑھوائیں تو معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا ہمیں بھی دوبارہ نکاح کروانا پڑے گا اور کیا نکاح پر نکاح جائز ہے؟

مفتی محمد حسام اللہ شریفی کا جواب بعنوان "کتاب و سنت کی روشنی میں" : "مذکورہ صورت میں احتیاط اسی میں ہے کہ تجدید اسلام اور تجدید نکاح کر لیا جائے اور یہ نکاح پر نکاح نہیں کہلاتا"۔ (ہفت روزہ اخبار جہاں، کراچی، ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۵۶)

مسلمان دنیا بھر کا جو گناہ مرضی کر لیں اسلام اور نکاح قائم رہتا ہے لیکن اگر کلمہ گو احمدی کا جنازہ نیک نیتی سے بھی پڑھ لیں تو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہ کونسی کتاب اللہ اور کونسی سنت کا حکم ہے؟ قابل غور بات ہے۔

☆......☆......☆

شیعہ کہ سُنّی

ریاض الرحمان ساغر کے چند اشعار :

مزار قائد اعظم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے
مرے اس ملک کے پرچم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے
ہم اک دوجے میں ہیں مدغم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے
یہی نعرہ رہے ہر دم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے
ہمارا پیار نہ ہو کم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے
رہے اپنا سفر پیہم تو شیعہ ہے کہ سنی ہے

(نوائے وقت لاہور، ۱۶ر جنوری ۱۹۹۸ء صفحہ ۲)

حلیہ

'مولوی' کے عنوان سے جوش ملیح آبادی کی نظم کے چند شعر :

ہوئی اک مولوی سے کل ملاقات
شبیہ قُبّہ و تصویر منبر
وہی ہونگے جو فردوس بریں میں
خدا کے فضل سے حوروں کے شوہر
جبیں کا داغ اک دبکی ہوئی رات
کمر کا گھیر اک سمٹا سمندر
بتوں کی چاہ میں ہم رشک مجنوں
خدا کے عشق میں وہ دیو پیکر
وضو کے فیض سے شاداب داڑھی
خدا کے خوف سے چہرہ گل تر

(مطبوعہ ہفت روزہ لاہور، ۱۰ر جنوری ۱۹۹۸ء)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر انتظام منعقدہ

مجلس سوال وجواب

(لندن) : اتوار ۱۵ر مارچ ۱۹۹۸ء کو مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر انتظام محمود ہال لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اردو میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں خصوصیت سے غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ کی مجلس سوال وجواب میں تشریف آوری سے قبل مہمانان کو مختصراً جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا اور ساڑھے چار بجے حضور انور کی آمد پر سوال وجواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ چند سوالات یہ تھے :

☆...... مسلمانوں میں سے جو لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں ان سے بیعت کیوں لی جاتی ہے جبکہ وہ پہلے ہی آنحضرت ﷺ کی بیعت میں ہوتے ہیں۔ ☆...... حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کی دلیل میں کوئی معجزہ پیش کریں۔ ☆...... کیا مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہونگے۔ ☆...... مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ قیامت کے روز آنحضرت ﷺ امت کی شفاعت فرمائیں گے کہ انہیں بخش دیا جائے۔ کیا حدیث یا قرآن مجید کی کسی آیت سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے؟ ☆...... حضرت رسول کریمؐ سے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ پھر آیت وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ...... الخ میں قُتِل فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ ☆...... حدیث میں ہے کہ مسیح آکر قتل خنزیر کریں گے۔ اسی طرح ذکر ہے کہ "یُدفنُ مَعِی فِی قَبْرِی" اس سے کیا مراد ہے؟ ☆...... قرآن مجید میں ایک جگہ متوفیك کے الفاظ استعمال کر کے حضرت عیسیٰ کی وفات کا اعلان کیا گیا ہے اور دوسری جگہ بل رفعه الله اليه کہہ کر ان کے اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔ کیا ان دونوں باتوں میں تضاد نہیں؟ ☆...... افغانوں میں احمدیہ تحریک کا اثر و رسوخ کتنا ہے؟ ☆...... عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے اس مادی جسم کے ساتھ معراج میں آسمان پر گئے تھے مگر احمدی اس سے مختلف نظریہ رکھتے ہیں!

حضور ایدہ اللہ نے ان سوالات کے پُر معرفت جواب ارشاد فرمائے۔ سوال وجواب کی یہ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ آخر پر بعض افراد نے حضور انور کے ہاتھ پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور دعا کے ساتھ یہ دلچسپ مجلس اختتام کو پہنچی۔ ☆☆☆

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۹۸ء بروز اتوار ہیتھ لینڈ سکول کے وسیع ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی ﷺ کا سالانہ تبلیغی جلسہ پورے اہتمام سے منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

اس جلسہ میں کُل حاضری ساڑھے چار سو احباب اور خواتین کی تھی جس میں سے قریباً دو سو مرد و زن غیر از جماعت معزز مہمانوں پر مشتمل تھی۔ ان مہمانوں میں Mr. Allen Keen ممبر آف پارلیمینٹ، Mr. Alan Shave ڈویژنل کمانڈر آف پولیس، کونسلر Mr. Peter Dodkins میئر آف ھنسلو مع اہلیہ اور ڈپٹی میئر آف ہاؤنسلو مع اہلیہ بھی شامل تھے۔ پہلے تین معزز مہمانوں نے اجلاس سے مختصر خطاب بھی کیا اور رسول پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر (جماعت کی طرف سے مہیا کردہ لٹریچر سے استفادہ کرتے ہوئے) اپنے الفاظ اور اپنے انداز میں بہت اچھا اظہار خیال کیا۔

اجلاس کی صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے فرمائی۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی غرض و غایت اور اس مبارک سلسلہ کی مختصر تاریخ بیان کی۔ بعد ازاں مکرم ابراہیم نونن صاحب اور مکرم بکری ٹومی کالون صاحب نے علی الترتیب رحمۃ للعالمینؐ اور غیر مسلموں سے حسن سلوک کے بارہ میں تقاریر کیں۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ نے نعت پیش کی جس کو بہت پسند کیا گیا۔

جلسہ کی سب سے اہم اور مرکزی تقریر مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کی تھی جو قریباً ۵۵ منٹ جاری رہی۔ الحمدللہ کہ یہ خطاب بہت جامع اور پُر مغز خطاب تھا جس میں آپ نے اسوہ حسنہ کو بنیاد بناتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی مبارک زندگی کے مختلف واقعات کو بہت مؤثر رنگ میں بیان فرمایا۔ آپ نے بطور خاص ان واقعات کو لیا جن سے ایسے اخلاق کریمانہ پر روشنی پڑتی تھی جن کی اس زمانہ میں مسلمانوں اور باقی دنیا کے لوگوں کو بہت ضرورت ہے۔ آخر میں مکرم ڈاکٹر بشارت نذیر صاحب ریجنل صدر نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا بہت عمدہ طریق سے پیش کیا گیا۔ جلسہ کے انتظامات میں مکرم عبداللطیف خان صاحب سیکرٹری تبلیغ یوکے اور جماعت احمدیہ ہونسلو کے صدر اور دیگر احباب نے بہت محنت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ بابرکت تقریب ہر لحاظ سے بہت کامیاب اور مبارک ثابت ہو۔ فالحمدللہ علی ذالک۔ ☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔